

معرفتِ الہی

(اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف)

بفیض نظر

تاجدارِ اہلسنت شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ

تالیف

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

(مکتبہ انوار المعین 23-2-75/6 مغلپورہ - حیدرآباد - اے پی)

یہ نگاہ کرم محمد دوداں، غوثِ زمان، مفتی سید ابراہیم عظیم، سید ابراہیم مسیح، امام المسکین
مفتی شیخ الاسلام رئیس المصنفین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ

نام کتاب معرفت الہی (اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف)
تہذیب ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
تہذیب و نظر ثانی خطیب ملت مولانا سید شوہب معزم الدین اشرفی
ناشر شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (کتبہ انوار المصطفیٰ - مغلپورہ حیدرآباد)
اشاعت اول جنوری ۲۰۰۸ قہر او : ۵۰۰۰

قیمت Rs. 30

ماہ ربیع الاول کا خصوصی نصاب ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

شانِ مصطفیٰ ﷺ: حضور پادشہ عالم مری کا کائنات خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین سرور انبیاء
محبوب کبریٰ امیر مہتممی محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس با صفت کائنات اور سرچشمہ رحمت و برکات ہے
آپ کے مراتب جلیلہ و فضائل عظیمہ کی شان ہے مثالی عظمت و رفعت جاہ و جلال، فضل و کمال، حسن
و جمال کا اور اک انسان کی سرحد عقل سے باہر ہے۔ حضور ﷺ کی نبوت عالمگیر اور رسالت جہانگیر ہے
تمام بنی نوع انسان کے لئے مسخر و تذریعہ ولی اللہ رسول اللہ ﷺ اور پادشہ جہان ہیں۔ ہمارے دستانہ
آنے کو ملحق ہوا ذات کہا جاتا ہے مگر حضور ﷺ کی تعریف آوری کو رب تعالیٰ نے جسا، بیعت،
آزمنہ کے الفاظ سے بیان فرمایا۔ کہیں فرمایا: **لَقَدْ جَاءَكُمْ الرِّسَالُ مِنْ رَبِّكُمْ فَرَّارًا** کہیں فرمایا: **إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ**
رُسُلًا مِنْهُمْ کہیں فرمایا: **أَوْسَلْنَاكَ شَاهِدًا**۔ ہم نے انہیں آنے سے پہلے کچھ سنے ہوئے کہتے ہیں
آکر ہے مگر حضور ﷺ ہمارے غماز و کلمات اور اصناف حمیدہ کا عکس بن کر مخلوق کی ہدایت کے
لئے رب تعالیٰ کی یادگار و سے ہم میں شریعت الہیہ۔ خلقت نور محمدی (پیلا مصطفیٰ ﷺ) ظہور
آفتاب رسالت ﷺ، نبوت نبوی ﷺ، شان رسالت ﷺ اور مہدیت مصطفیٰ ﷺ جیسے ایمان
افروز موضوعات سے اس روحانی و نورانی گلدستہ کو سجایا گیا ہے۔ ماہ ربیع الاول کی مبارک محافل
و اجتماعات اور مساجد میں اس کتاب کا پڑھنا و پڑھنا ایمان میں تازگی اور عقائد میں تہذیب کا باعث ہوگا۔

کتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد (9848576230)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان ہمیشہ رحم فرماتے والا ہے

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ' الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ '
 'مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ' إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ '
 'اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ' صِرَاطَ الَّذِينَ
 أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
 الضَّالِّينَ﴾ (الفاتحہ)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا
 پروردگار ہے۔ بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا مالک ہے
 روز جزا کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد
 چاہتے ہیں۔ چلا ہم کو سیدھے راستہ پر اُن کا راستہ جن پر تو نے
 انعام فرمایا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
سَلِّ عَلَيْنَا رُبَّمَا اَلْمَدْعُ مَحْتَدًا
آيَتُهُ بِأَيْدِيهِ اَيْدِنَا بِأَحْسِنَا
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

ہمارے پاس گناہوں کے ماسوا کیا ہے

فدائے ہر دہرہ والا ہمیں پتہ کیا ہے ترے حبیب مکرم کا مرتبہ کیا ہے
 جہنم حضرت جبریل پر کھ پڑا ہے ہے ابتداء کا یہ عالم تو اتنا کیا ہے
 خدا کی شانِ جلال و جمال کے مظہر ہر ایک صفت ہے تو ہی تیرے سوا کیا ہے
 کوئی ہال سے پوچھے عیب سے سمجھے سزائے آفت سرکار کا مزا کیا ہے
 بشر کے جیس میں الکا فشر کی شان رہی یہ مجروحہ جو نہیں ہے تو مجروحہ کیا ہے
 غم فراق نمی میں جو آنکھ سے اٹکے خدا ہی جانے ان اشکوں کا مرتبہ کیا ہے
 فقط تمہاری شفاعت کا آسرا ہے حضور 'ہمارے پاس گناہوں کے ماسوا کیا ہے'
 کھڑا اختر عاصی درِ مقدس پر حضور آپ کی رحمت کا فیصلہ کیا ہے

(تاجدارِ اہلسنت حضورِ شیخ الاسلام رکس لکھنؤ ملا سید سعید محمد فی اشرقی بیانی مدظلہ العالی)

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۶۷	مجلس کا کٹہرہ	۷	اللہ جل مجدہ
۶۷	عرش تک پر پہنچنے والے کلمات	۱۰	حمد الہی
۶۸	سونا خیرات کرنے کا ثواب	۱۳	حضور اکرم ﷺ کے متعدد اسماء
۶۹	آسمان و کھینچ		اسم سے شکتی جیسا
۷۰	افضل کلمات - زیادہ نیکیاں	۱۵	حضور ﷺ کی تعریف و ستائش
۷۱	دُعاؤں میں بھاری	۱۹	حمد الہی اور آیات قرآنی
۷۲	فرشتہ کا حالان - شیعہ پر صبر	۲۳	حمد باری تعالیٰ اور نزول قرآن
۷۳	کشتی اور شمار سے زیادہ ثواب	۵۲	حاصلین عرش (فرشتوں) کی تسبیح و تہلیل
۷۳	پیارے کے برابر مجلس کا ثواب	۶۱	حمد الہی اور احادیث مبارکہ
۷۵	لہازوں کے بعد کے وظائف	۶۱	افضل ترین ذکر
۷۶	افضل کلام - جنت میں درخت	۶۱	محمد ﷺ کی عمر ہے
۷۷	گناہوں کو تھما دینے والے کلمات	۶۲	سب سے پہلے جنت کی طرف لے جایا جاتا
۷۸	ہر تسبیح میں صدقہ ہے	۶۲	قریشوں کا شکی کہنے کے لئے لکھا
۸۰	سیدنا نوح علیہ السلام کی وصیت	۶۳	یہ صفت سنو اور حیا کے منت
۸۱	تسبیحات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	۶۵	پاکیات صالحات - پیارے کلمات
۸۲	ذکر الہی سننے والوں کی بھی بخشش	۶۶	گناہ و معجزہ کی معافی
۸۳	جنت کے درختوں پر تسبیح	۶۶	ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں
۸۶	صلوٰۃ التسبیح		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين
وعلى آله واصحابه اجمعين . . . أما بعد

اللہ جل مجدہ

تیری ذات تھ ہے اے خدا تیری شان جل جلالہ
نہیں تھ سا کوئی تیرے سوا تیری شان جل جلالہ

اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہے۔ اے اللہ! تو تمام صفات کمالیہ کا جامع اور ہر
تعریف و توصیف کا قوی مستحق ہے۔ اے اللہ! تیری ذات ہر قسم کے عیوب و نقائص
سے مجزا اور منزه ہے۔ تیرا نام اللہ ہے جو تیرے سوا کسی اور کے لئے نہیں اور یہ صرف
تیرے لئے ہی ہے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی اللہ ہو سکتا نہیں۔۔۔ تیرا نام اسم اعظم ہے اور لفظ
اللہ کا ایک ایک حرف کامل ہے اور تیری ذات پر دلالت کرتا ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے کہ جسے
روہ ازل میں ہر روح نے مانا کہ تو ہمارا اللہ ہے۔۔۔ اے اللہ! تو اس لئے اللہ ہے کہ ہر
کوئی تیرا طالب ہے اور تو اس کا مطلوب ہے کوئی تجھے کسی نہ کسی رنگ میں اپنا محبوب بنائے
بیضا ہے۔۔۔ اے اللہ! تو اس لئے اللہ ہے کہ ہر کوئی تیری عواش میں صبح و شام سرگرداں
ہے۔۔۔ اے اللہ! تو اس لئے بھی اللہ ہے کہ ہر بندے کی منزل توفی ہے ہم تیرے ہیں
اور تو ہمارا ہے۔۔۔ اے اللہ! تو اس لئے اللہ ہے کہ تجھے اللہ کہنے سے دل سکون کے سمندر
میں ڈوب جاتا ہے اور ایسا سکون پاتا ہے جو تیرے سوا اور کہیں سے نہیں مل سکتا۔۔۔ اے
اللہ! جسے تو نے چاہا اپنی معرفت سے مالا مال کر دیا۔ تو اس لئے بھی اللہ ہے کہ تیرا نام
لینے سے دل بے قرار قرار پاتا ہے ہر دل تیرا شیدا ہے ہر روح تھ پر شیفنا اور قریبنا ہے۔

تیری شان اعلیٰ ہے اتنا حسین و جمیل ہے ہمارے خیمہ اور ایک سے بلند و بالا ہے۔۔۔ تو اس لئے بھی اللہ ہے کہ تو ہمارا مسعود اور ہم تیرے بندے ہیں کیونکہ تیرے سوا اور کوئی معبود ہے کے لائق نہیں۔ ہر چیز تیری تسبیح و ثناء ہے اور ہر چیز تیری بارگاہ ہی میں سجدہ کر رہی ہوتی ہے۔ وہ اللہ وہ ہے جو احد اور واحد ہے اس کی ذات میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں۔ وہ کائنات کی برائے خالق ہے برائے کارب اور برائے کمال ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے کہ زمین و آسمان کے خزانے اسی کے قبضہ میں ہیں کیونکہ وہ ارض و سما کا مالک ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے جو ہمارے دلوں کی سمجھی ہوئی چیزوں اور سیوڑوں میں ڈھنگے ہوئے رازوں کو چاہتا ہے۔ اللہ وہ ہے جو حق الہی اور فوق ثریا تک کی تمام پوشیدہ حقیقتوں کو جاننے والا ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے جو رات کو دن میں اور دن کو رات میں بدلتا ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے جو آسمانوں سے بارش برسا کر زمین سے ہبزہ اگاتا ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے جو خاک کی بندوں کو اپنے نورانی ملائکہ سے بڑھ کر شان و عطا فرماتا ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے جو سالکوں کو راجح و کھاتا ہے اور طالبوں کی طلب پوری کرتا ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے جو اپنی رحمت سے ہر چیز کو پال رہا ہے اور اپنے رحم سے اپنے بندوں پر فضل و کرم کی بارش کرتا ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے کہ اپنے ملک میں جسے چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس سے چاہتا ہے عزت و تحین لھتا ہے جسے وہ عطا فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے وہ چھینے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ وہ اپنے ملک کی ہر چیز کا مالک ہونے کے ساتھ محافظ بھی ہے۔۔۔ اللہ وہ ہے کہ جب کسی چیز کو کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو کہتا ہے: **کُنْ** تو پس وہ اسی وقت جس طرح چاہتا ہے ہو جاتی ہے۔

اے اللہ! تیرے بہت اچھے نام ہیں ہم دعاؤں میں اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کی بناء پر تیرے ناموں سے دعا مانگتے ہیں تاکہ تیری زیادہ سے زیادہ تعریف اور حمد و ثناء کرنے کی سعادت حاصل ہو سکے۔۔۔ تو بہت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا اپنے ملک کی ہر چیز کا مالک اور بادشاہ نہایت مقدس، سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا

حقانیت فرمانے والا عزت و عظمت والا ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا عالمیشاں جلالت و کبریائی والا پیہر کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا بڑا بخشنے والا غصے والا بہت دینے والا بہت روزی پہنچانے والا فتح و نصرت دینے والا ہر چھپی ہوئی اور ہر ظاہر چیز کا جاننے والا عقلی کرنے والا کشادہ کرنے والا پست کرنے والا بلند کرنے والا عزت دینے والا ذلت دینے والا سننے والا دیکھنے والا فیصلہ کرنے والا عدل و انصاف کرنے والا بڑا پار یک بین لطف و کرم فرمانے والا حقیقت کی خیر رکھنے والا بُر و بار و ظلم (مہلت دینے والا) سنا و مٹانے والا معفرت کرنے والا بہترین صلہ دینے والا بلندی والا سب سے عالی مرتبہ حقانیت فرمانے والا کفایت کرنے والا جلالت و بزرگی والا کرم کرنے والا اعمال اور دعاؤں کا قبول کرنے والا وسعت دینے والا حکمت والا دوستی کرنے والا قبر سے اٹھانے والا بندے کے ہر عمل کا کواہ اور ہر وقت مشاہدہ کرنے والا حمایت کرنے والا کارساز و نگہبان ساری قوتوں کا مالک بہت مضبوط دوست اور مددگار تعریف کیا ہوا اعلا درجہ رکھنے والا پیدا نش کی ابتدا کرنے والا دوبارہ پیدا کرنے والا زندہ کرنے والا مارنے والا جذبات خود زندہ قائم رکھنے والا واجب الوجہ ساری عظمتوں والا کیلنڈر کا نا بے نیاز قدرت والا صاحب اقتدار آگے کرنے والا پیچھے کرنے والا سب سے پہلے سب سے آخر سب سے ظاہر سب سے پوشیدہ توبہ قبول کرنے والا بدلہ لینے والا مشقت اور مصیبتوں کا دور کرنے والا انصاف کرنے والا منتشر چیزوں کا جمع کرنے والا بے پرواہ اور بے نیاز بے پرواہ کرنے والا ساری نعمتیں عطا فرمانے والا مصیبتوں اور تکلیفوں کو دور کرنے والا نقصان کا مالک نفع پہنچانے والا روشنی کرنے والا ہدایت دینے والا بغیر ثنوت و مثال کے پیدا کرنے والا ہمیشہ رہنے والا سیدھی تہ پر اور راہ ہدایت پر چلانے والا صبر والا ہے۔

حمدِ الہی

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ وہ تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے ہر تعریف جو صیف کا وہی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے مبرا اور منزہ ہے۔ سارے کمالات کی جامع اور جملہ نقائص سے اس کی ذات منزہ اور پاک ہے فقہ و حدیث سے منزہ اور پاک ہے۔ ہر خوبی و کمال جس کا ظہور اختیار اور ارادہ سے ہو اس کی ستائش و ثنا کو عربی میں حمد کہتے ہیں تو اس لفظ حمد نے اس حقیقت کو بے حجاب کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کا صفات کمال سے مشغف ہونا اضطراری اور غیر اختیاری نہیں بلکہ اس کی اپنی مرضی اور ارادہ کی جلوہ نمائی ہے۔ کمال کہیں بھی ہو بہاں کسی روپ میں ہو اسی کی کرشمہ سازی ہے اس کی اختیار تہ ہر کا اعجاز ہے تو ستائش و تعریف کسی کی بھی کی جائے "حقیقت میں اسی ذات ہی بے ہمتا کی ہے جس کی قدرت و اختیار سے اس عالم رنگ و بو کی ساری رنگینیاں اور روایاں روپے ہو چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ حمید ہے۔ کوئی اس کی تعریف نہ بھی کرے جب بھی وہ سب خوبیوں والا ہے۔ حمید کا معنی علامہ آلوسی نے کیا ہے **المحمود فی جمیع شئونه** جو اپنی تمام شانوں میں تعریف و ستائش کا مستحق ہو۔ (روح المعانی)

الحمد لله کے معنی یہ ہیں کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں یعنی دنیا میں جہاں کہیں کسی چیز کی تعریف کی جاتی ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہے کیونکہ اس جہاں رنگ و بو میں جہاں ہزاروں حسین مناظر اور لاکھوں دل کش نگارے اور کروڑوں نفع بخش چیزیں انسان کے دامن و دل کو ہر وقت اپنی طرف کھینچتی رہتی ہیں اور اپنی تعریف پر مجبور کرتی ہیں اگر ذرا غور کو گہرا کیا جائے تو ان سب چیزوں کے پردے میں ایک ہی وسعت قدرت کا روبرو

نظر آتا ہے اور دنیا میں جہاں کہیں کسی چیز کی تعریف کی جاتی ہے اس کی حقیقت سے زیادہ نہیں جیسے کسی نقش و نگار یا تصویر کی یا کسی صنعت کی تعریف کی جائے کہ یہ سب تعریفیں درحقیقت نقاش اور مصور کی یا صنعت کار کی ہوتی ہیں۔ اس جملے نے کثر قوے کے عظام میں چھپنے ہوئے انسان کے سامنے ایک حقیقت کا دروازہ کھول کر یہ دکھلا دیا کہ یہ ساری کھڑکیں ایک ہی وحدت سے مربوط ہیں اور ساری تعریفیں درحقیقت اسی ایک قادر مطلق کی ہیں ان کو کسی دوسرے کی تعریف سمجھنا نظر اور بصیرت کی کوتاہی ہے۔ جب ساری کائنات میں الٰہی حمد درحقیقت ایک ہی ذات ہے تو عبادت کی مستحق بھی وہی ذات ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ الحمد للہ اگرچہ حمد و ثناء کے لئے لایا گیا ہے لیکن اس ضمن میں ایک بھراواں انداز سے مخلوق پر حق کی عبادت ختم کر دی گئی اور دل فہمیں طریق پر توحید کی تعلیم دی گئی ہے۔

غور کیجئے کہ قرآن کے اس مختصر سے ابتدائی جملے میں ایک طرف تو حق تعالیٰ کی حمد و ثناء کا بیان ہوا اسی کے ساتھ مخلوقات کی رنگینوں میں اچھے ہوئے دل و دماغ کو ایک حقیقت کی طرف متوجہ کر کے مخلوق پر حق کی جزا کا دی گئی اور ہجرانہ اعزاز سے ایمان کے سب سے پہلے رکن توحید باری تعالیٰ کا نقش اس طرح بنا دیا گیا کہ جو دعویٰ ہے اسی میں غور کرو تو وہی اپنی دلیل بھی ہے فتبارک الله احسن الخالقین۔

نعت کسی نعمت یا صفت کی بناء پر ہوا کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں ان کا کوئی انسان احاطہ نہیں کر سکتا جیسا کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿وَلَا يَحْصُوا نِعْمَتَ اللَّهِ﴾ (احزاب/ ۳۳) یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔ انسان اگر سارے عالم کو چھوڑ کر اپنے ہی وجود پر نظر ڈال لے تو معلوم ہو گا کہ اس کا وجود خود ایک عالم اصغر ہے جس میں عالم اکبر کے سارے نمونے موجود ہیں اس کا بدن زمین کی مثال ہے اس پر اچھے والے ہال بات بات کی مثال ہیں اس کی ہڈیاں پہاڑوں کی تشبیہ ہیں اس کے بدن کی رگیں جس میں خون رواں ہے زمین کے میچے سینے والے چشموں اور منہروں کی مثال ہیں

انسان دو جزو سے مرکب ہے ایک بدن دوسرے روح۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ قدرت و قیامت کے اعتبار سے روح اصل اعلیٰ اور افضل ہے بدن محض اُس کے تابع اور ادنیٰ درجہ رکھتا ہے۔ اس ادنیٰ جزو کے متعلق بدن انسان کی تحقیق کرنے والے اہل علم اور اہل تشریح نے بتایا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے تقریباً پانچ ہزار مصالح اور منافع رکھے ہیں اس کے بدن میں عین سو سے زیادہ جوڑے ہیں۔ ہر ایک جوڑ کو اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کاملہ نے ایسا مستحکم بنایا ہے کہ ہر وقت کی حرکت کے باوجود نہ وہ ٹھکتا ہے نہ اس کی مرمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ عام طور پر انسان کی اوسط عمر ساٹھ یا ستر سال ہوتی ہے چوری عمر اس کے یہ دم و نازک اعضاء اور ان کے سب جوڑ اکثر اوقات اسی طرح حرکت میں رہتے ہیں کہ فوٹو بھی ہوتا تو محسوس ہوتا مگر حق تعالیٰ نے فرمایا ﴿تَحْسَبُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ﴾ (الہ ہر/ ۲۸) یعنی ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا اور ہم نے ہی اس کے جوڑ بند مضبوط کئے۔

اسی قدر فی مضبوطی کا نتیجہ ہے کہ عام عادت کے مطابق یہ نرم و نازک جوڑ ستر برس اور اس سے بھی زیادہ عرصہ تک کام دیتے ہیں۔ انسانی اعضاء میں سے صرف ایک آنکھ ہی کو ملے لیجئے۔ اس میں جو اللہ تعالیٰ کی نعمت بالغہ کے مظاہر موجود ہیں انسان کو عمر بھر خرچ کر کے بھی ان کا پورا اور اک آسان نہیں۔ پھر اس آنکھ کے صرف ایک مرحلہ کے عمل کو دیکھ کر یہ حساب لگائیے کہ اس ایک منٹ کے عمل میں حق تعالیٰ کی کتنی نعمتیں کام کر رہی ہیں تو حیرت ہوتی ہے کیونکہ آنکھ آٹھ اٹھی اور اس نے کسی چیز کو دیکھا اس میں جس طرح آنکھ کی اندرونی طاقتوں نے عمل کیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بیرونی مخلوقات کا اس میں بڑا حصہ ہے اگر آفتاب کی روشنی نہ ہو تو آنکھ کے اندر کی روشنی کام نہیں دے سکتی پھر آفتاب کے لئے بھی ایک فضا کی ضرورت ہوتی ہے انسان کے دیکھنے اور آنکھ کو کام میں لانے کے لئے غذا ہوا وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ایک مرحلہ نظر آنکھ کر جو کچھ دیکھتی ہے اس میں پورے عالم کی طاقتیں کام کرتی ہیں یہ ایک مرحلہ کا عمل ہوا پھر آنکھوں میں کتنی مرحلہ دیکھتی اور سال میں کتنی مرحلہ عمر میں کتنی مرحلہ۔ یہ ایسا سلسلہ ہے جس کے اعداد و شمار انسانی طاقت سے خارج ہیں۔

اسی طرح کان، زبان، پاؤں کے جتنے کام ہیں ان سب میں پورے عالم کی قوتیں شامل ہو کر کام پورا ہوتا ہے۔ یہ قود و قوت ہے جو ہر زندہ انسان کو میسر ہے اس میں شاہ و گدا، امیر و غریب کا کوئی امتیاز نہیں اور اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتیں سب ایسی ہی وقت عام ہیں کہ ہر فرد انسانی ان سے نفع اٹھا سکتا ہے۔ آسمان، زمین، ان دونوں میں اور ان کے درمیان پیدا ہونے والی تمام کائنات، جاندار، سورج، سیارے، ہوا، فضا، کا قطع ہر جاندار کو پہنچ رہا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی نعمائے خاصہ جو انسان کے افراد میں بھانٹائے حکمت سم و دانش کر کے عطا ہوتی ہیں۔ مال اور دولت، عزت اور چادر، راحت اور آرام سب اسی قسم میں داخل ہیں اور اگرچہ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ نعمائے عامہ جو تمام انسانوں میں مساوی طور پر مشترک ہیں جیسے آسمان، زمین اور ان کی تمام مخلوقات یہ نعمتیں بہ نسبت نعمائے خاصہ مال و دولت وغیرہ کے زیادہ اہم اور اشرف ہیں مگر مجھ لایا ہوا انسان تمام افراد انسان میں عام ہونے کی بناء پر کبھی ان عظیم الشان نعمتوں کی طرف التفات بھی نہیں کرتا ہے کہ یہ کوئی نعمت ہے صرف گرد و پیش کی معمولی چیزیں کھانے پینے رہنے سہنے کی خصوصی چیز دی ہیں پر اس کی نظر بڑک چاتی ہے۔ بہر حال یہ ایک سرسری نمونہ ہے ان نعمتوں کا جو ہر انسان پر ہر وقت میز دل ہیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا ہی چاہئے کہ انسان اپنی مہر و بھران احسانات و انعامات کرنے والے کی حمد و ثناء کرے اور مگر تار ہے اسی کے تقاضائے فطرت کی حقیقت کے لئے قرآن کی سب سے پہلی صورت کا سب سے پہلا کلمہ الحمد لایا گیا ہے اور اللہ کی حمد و ثناء کو عبادت میں بڑا اور جدو یا گیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرمائیں اور وہ اس پر الحمد للہ کہے تو ایسا ہو گیا کہ گویا جو کچھ اس نے لیا ہے اس سے افضل چیز دے دی۔ (قرطبی، ابن ماجہ)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اگر ساری دنیا کی نعمتیں کسی ایک شخص کو حاصل ہو جائیں اور وہ اس پر الحمد للہ کہے تو یہ الحمد للہ ان ساری دنیا کی نعمتوں سے افضل ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

قرطبی نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ الحمد لله زبان سے کہنا بھی اللہ ہی کی ایک نعمت ہے اور یہ نعمت ساری دنیا کی نعمتوں سے افضل ہے اور حدیث صحیح میں ہے کہ الحمد لله سے بڑا ان عمل کا آدھا پلہ بھر جاتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی چیز عطا فرمائے تو اول اس کے دینے والے کو پہچان لو پھر جو کچھ اس نے دیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ۔ پھر جب تک تمہارے جسم میں اس کے عطا کی ہوئی قوت و طاقت موجود ہے اس کی تافرمانی کے قریب نہ جاؤ۔ (قرطبی)

حضور اکرم ﷺ کے متعدد اسماء 'حمد' سے مشتق ہیں

حضور نبی اکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں مادہ 'حمد' خصوصی اہمیت رکھتا ہے اس مادہ سے حضور ﷺ کے کم از کم چار نام مشتق ہیں۔ 'حمد' 'احمد' حامد اور محمود۔ ان میں سے اسماء مبارکہ 'حمد' 'احمد' اور محمود و تعریف کئے گئے کا مفہوم رکھتے ہیں۔ 'حمد' اسم مفعول اور افعال تفضیل کا صیغہ ہے اور دونوں میں حمد کے معنی کی وسعت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ حضور ﷺ کے یہ قیول اسماء مبارکہ آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کی کثرت کے مظہر ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی تعریف صرف مخلوق یعنی کائنات جن و انس اور ملائکہ مقررین ہی نہیں کرتے بلکہ خود اللہ تعالیٰ بھی بعد وقت آپ کی تعریف فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (احزاب/ ۵۶) ہے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس شخص پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود اور نوب سلام بھیجا کرو۔ یہی وجہ ہے کہ سارا قرآن ہی آپ کی حمد اور بے پایاں تعریف و توصیف سے معمور ہے۔ ﴿وَلِلَّهِ الْحَمْدُ كُلُّ نَفْسٍ لَّهُ حِمْدٌ مَّا شَاءَ﴾ (نور/ ۴۱) اللہ کا حمد ہر چیز کی تعریف و ثنا کی جاتی ہو۔ ﴿وَلِلَّهِ الْحَمْدُ﴾ (سجۃ/ ۲۸) اللہ اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جاتے۔

☆ محمد و ذوات جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے۔
 ☆ محمد (ﷺ) وہ ہستی ہے جو تمام محاسن و کمالات اور محامد و تعریضات سے معمور ہے۔
 ☆ محمد وہ جس کی تعریف کے بعد تعریف اور تو صیف پر تو صیف ہوتی رہے جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔

احمد کا معنی ہے احمد الحامدین لویہ : تمام حمد کرنے والوں سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد کرنے والا۔ اپنے رب کی حمد کی کثرت کی برکت سے ہی آپ محمد بھی بنے۔
 فالحمد هو الذي حمد مرة بعد مرة یعنی جس کی بار بار حمد کی چار ہی ہودہ محمد ہے۔ نہ اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے میں آپ کا کوئی مثل ہے کوئی فرشتہ کوئی رسول کوئی نبی اپنے اللہ اور نبی محمد رانی اور شاگردی میں اس مقام پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے جس مقام پر اللہ تعالیٰ کا یہ پیارا حبیب فائز ہے۔ اسی طرح حقوق میں سے جتنی حمد اور جتنی ستائش اس صمد محبوب کی ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی کسی اور کو نصیب نہیں۔ جن و انس اس کے شان و خان ہیں نور ملک اس کی تو صیف میں رطب اللسان ہیں اور خود اللہ بھی اس کی مدح فرما رہا ہے۔ صرف اس فانی دنیا ہی میں نہیں بلکہ عالم آخرت میں بھی حضور ﷺ کی شان غرامی ہوگی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس شان محمدیت کی تابانیوں کا صحیح اندازہ اس وقت ہوگا جب وصیت مبارک میں لوائے محمد قاسم ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ حبیب مقام محمود پر جلوہ فرما ہوگا۔

حضور ﷺ کی تعریف و ستائش

در حقیقت رب تعالیٰ کی تعریف و ستائش ہے

اللہ تعالیٰ تمام تعریفوں کا مستحق ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفتح/۱)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اوصاف و صفات کا آئینہ دار اپنی مخلوق کو بنایا ہے اور اپنی صفات کی بھلک اپنی مخلوق میں پیدا کر دی ہے۔ قوت حیات سے تمام کائنات میں زندگی کی شمع روشن کی اپنی صفت

کلام کا عکس ڈال کر بندوں کو خلق و گویائی کی دولت سے مالا مال کیا۔ انگوٹوں کو قوت اور رشہ زوری کی دولت دی۔ ماں کو اپنی عظمت رحمت سے مانتا کی محبت اور پیار عنایت کیا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اس طرح وجود عطا فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا پرتو بن گئی ہے۔

اگر شکر و کمال دیکھ کر اس کی تعریف کی جائے تو یہ شکر و کی نہیں بلکہ آستانہ کی تعریف ہوتی ہے۔ اولاد کی ظاہری و معنوی صحت کی تحسین خود وہ اللہ بن کی پرورش و ستائش کے قائم مقام خیال کی جاتی ہے۔ کسی اچھی عمارت کی پذیرائی اس کے سانچ اور معمار و نقشہ ساز کی پذیرائی بھی جاتی ہے۔ اسی لئے کائنات کے جس حصے اور جس ذرے کی بھی تعریف کی جائے یہ تعریف اس کے سانچ و خالق یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے کیونکہ رب العزت نے اپنی تمام صفات کو کائنات میں منتشر کر دیا ہے اسی لئے ارشاد فرمایا :

﴿سُبْحٰنَہٗمۡ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیۡۤ اَنْفُسِہِمۡ حَتّٰی یَعْلَمَیْنَ لَہُمۡ اَنَّہٗ الْخَلَقُ﴾

(مجموعہ ۵۳) ہم معترف ہیں ان کو اپنی قدرت کی نشانیاں اُن کے گرد و نواح (اطراف) میں بھی دکھادیں گے اور خود اُن کی ذات میں بھی نمایاں تک کہ ظاہر ہو جائے گا کہ وہ حق ہے۔ پھر جب کائنات اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوؤں سے منور ہو گئی تو اُس نے چاہا کہ کوئی وجود ان منتشر جلوؤں کا مرتع بنا دیا جائے جسے دیکھنے سے کائنات کے تمام حسن و جمال کا اندازہ کیا جاسکے ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیۡ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ (احسن ۸) ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈالا ہے۔

اس طرح عالم انسانیت منصب شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ پھر جب عالم انسانیت کے تمام اپنے منہائے کمال کو پہنچے تو منصب ولایت معرض وجود میں آ گیا اور عالم ولایت کے جملہ کمالات سمیت گرد و جہت میں جمع ہو گئے اور پھر جب اولیٰ جا آ کر کائنات کی نبوت و رسالت کے جلوؤں اور رفعتوں کو پہنچ گیا تو وجود عظمیٰ ﷺ کا کائنات میں ظہور پڑ رہا گیا۔

اس لئے اب یہ وجود پاک تمام کائنات کے جملہ محاسن و کمالات ارض و سما کے حسن و جمال کا مجموعہ اور خلاصہ ہے۔ اب جسے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات (کارگیری) اور خالق کو متبع

دیکھنا ہوا وہ وجود مصلوئی ﷺ کو دیکھ لے۔ اس ایک وجود میں تمام کائنات اور ہر مخلوق کی مشترکہ قوتیں اور قدرتیں نظر آ جائیں گے۔ حضور ﷺ کا وجود آئینہ صفا ہے، اللہ عزت بن گیا ہے لہذا آپ اگر کوئی شخص اس وجود پاک کی تعریف کرتا ہے اس شخص کا ملکہ کے عکاس و کمالات بیان کرتا ہے اور حضور ﷺ کی مدح و ستائش میں رطب اللسان ہوتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف کرتا ہے اسی لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بڑے مال کے اول و آخر میں وہ درخشاں ہے یعنی مجھ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا جائے وہ بڑا بڑا مال ہے اللہ عزت تک رسائی حاصل نہیں کرتی۔ لہذا اگر حضور ﷺ کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے تو یہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ کی تین تعمیر ہے نہ کہ اس کے متشاد اور مخالف۔

حضور ﷺ رب تعالیٰ کی شان بھی ہیں اس کی رحمت بھی۔ اس وجہ سے ارشاد ہوا کہ اسے میرے بند و اگر تم مجھے جانتا پہچانتا چاہتے ہو تو اس طرح پہچان لو کہ اللہ تعالیٰ وہ قدرت والا رحمت والا کرم فرمانے والا ہے کہ اس نے اپنے رسول و رسولوں کے سردار محمد مصلوئی ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ بلاشبہ یوں سمجھو کہ ایک اعلیٰ درجہ کا آرکیٹیکٹ کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلان عمارت بنائی ہے یا قافلہ استاد کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلان شاگرد کو قافلہ بنایا۔ اگر میری قابلیت علمی دیکھنا ہے تو میرے فلان شاگرد کو دیکھو کہ میرے علم و پیر کا نمونہ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی وہ مصنوع ہیں کہ دست قدرت کو بھی آن پر ڈاڑھے کہ اگر میری قدرت، میری مہربانی، میری شان و جمیت، میرا تقدس، میری حاکمیت و بادشاہت، میری شان و سلامتی و امان، میری نگہبانی و حفاظت، میری عزت و عظمت، میری معافی، میرا جود و سخا، میری صداقت، میری طاقت و قدرت، میری دوستی و محبت، میری شان بے نیازی، میرا اقتدار و انصاف، میری جلالت، میری رشد و ہدایت، میرا سبب، میرا علم، میرا احسان، میری رفعت و بلندی، میری قوت و بصارت، میرا انصاف، میری بردباری و بزرگی، میرا کرم، میری بخشش و عطا کی فراخی و وسعت، میری حکمت،

میری نورانیت میری حمد غرض کہ میری تمام صفات کا نظارہ کرنا ہے تو میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لو۔ لہذا حضور مجی مكرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے مظہر اعلیٰ اور معرفت الہی کا بڑا ذریعہ ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ آفتاب کو کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی لیکن اگر رنگین شیشہ میں سورج کا عکس لیا جائے اور اس شیشہ میں نظر کی جائے تو یہ حال آفتاب نظر آتا ہے۔ یہ ذات پاک بھی قدرت الہی دیکھنے کا گہرے رنگ والا شیشہ ہے۔ اس کو دیکھا تو رب تعالیٰ کی صفات کو دیکھا۔ اگر کوئی رب تعالیٰ کی ذات و صفات کو زمین و آسمان کے ذریعہ جانے وہ ٹوٹا ہے مگر مومن نہیں۔ اگر رب تعالیٰ کو پہچانا ہو تو یوں پہچانو کہ رب وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا۔ لہذا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے مظہر ہیں اور معرفت الہی کا بڑا ذریعہ ہیں۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کا نور ہیں کسی کے بجائے کچھ نہیں سکتا۔

یہ نور نبی و خدا ہے واللہ جو دیکھتا ہے کہتا ہے واللہ واللہ
 دنیا کی ہر چیز قدرت الہی کی نشانی ہے ففی کل شئی لہ ایتة تدل علی انه واحد یعنی ہر چیز خدا کی وحدانیت کا پتہ دے رہی ہے مگر دنیا کی ہر چیز خدا کی ایک صفت کی نشانی ہے۔ سورج خدا کے نور کا پتہ دیتا ہے۔ پانی دیوا خدا کے پاک کی صفات کا قلیب پڑا رہے ہیں مگر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ رب تعالیٰ کی ذات اور ساری صفات کے مظہر اعلیٰ ہیں۔ اگر رب کا علم دیکھنا ہے تو علم مصطفیٰ دیکھو۔ اگر رب کی صفات دیکھنا ہو تو صفات محبوب کا مطالعہ کرو۔ مالک کو نیکی ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے حوالی ہاتھ میں اگر قدرت الہی کا نظارہ کرنا ہے تو محبوب گہراہ کی قدرت کو دیکھو کہ اشارے سے ڈوبا ہوا سورج واپس گر لیا چاند کے وہ ٹکڑے کر ڈالا ٹکڑیوں سے گلہ پڑھوایا درختوں کو اشارے سے ڈایا ہاتھ کی انگوٹھوں سے پانی کے چشمے جاری فرمایا۔ اگر نور الہی دیکھنا ہو تو جمال مصطفیٰ دیکھو۔
 اللہ کی سر تاہم شان ہیں یہ ان ساتھیں انسان وہ انسان ہے یہ قرآن تو ایمان بھاتا ہے انہیں ایمان یہ کہتا ہے میری جان میں یہ

حمد الہی اور آیات قرآنی

ان آیات میں کلمہ تحمید یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا اس کی حمد بیان کرنا اور اسی میں **الْحَمْدُ لِلّٰہ** کہنا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ جل شانہ کے پاک کلام کا شروع ہی **الْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** ﴿۱﴾ سے ہے اس سے بڑھ کر پاک کلمہ کی اور کیا تفصیل ہو گی کہ اللہ جل جلالہ نے قرآن پاک کا شروع اس سے فرمایا ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ﴿۱﴾ (الافتحہ) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

سورہ فاتحہ کا آغاز الحمد سے کیا۔ اس سے اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ سالک جب راہِ طلب میں قدم رکھے تو پہلے اپنے رب کی حمد کرے جس نے اس راہ پر گامزن ہونے کی اسے توفیق بخشی، جس نے منزل مقصود کی لگن اس کے دل میں پیدا کی، کیونکہ میری طلب بھی انھیں کے کرم کا صدقہ ہے۔ قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں آگے جاتے ہیں الحمد کے معنی میں دو احتمال ہیں ایک عمومی دوسرے خصوصی۔

عمومی معنی یہ ہوں گے کہ ہر زمانے میں ہر حالت میں ہر لمحہ کرنے والے سے خاص ہے۔ کوئی بھی تعریف کرنے کی حالت میں کرے سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کی ہوتی۔ وہ اس طرح کہ اگر رب تعالیٰ کی تعریف کر وہ تو ظاہر ہے کہ وہ تعریف بالواسطہ رب کی تعریف ہے اور اگر اس کی کسی مخلوق کی تعریف کر وہ کسی نبیؐ، ولیؑ، چاہے 'مورخ' آسمان زمین 'نحیث' پھول پھل، موتی۔۔۔ وغیرہ جس کی بھی تعریف کی جائے بالواسطہ رب تعالیٰ کی ہی تعریف ہے کیونکہ چیز کی تعریف حقیقت میں بتانے والے کی تعریف ہوتی ہے۔ مکان کی تعریف حقیقت میں اس کا رہنے کی تعریف ہے جس نے وہ مکان بنایا۔ مخلوق کی تعریف میں اس کے لکھنے والے کی تعریف ہے جس نے اسے لکھا۔ اسی طرح دنیا کی ہر چیز کی تعریف حقیقت

میں اُس کے بنانے والے کی تعریف ہے۔ اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ کی نعمتِ حقیقت میں رب تعالیٰ کی تعریف ہے پھر زبان سے تعریف کرو تو اللہ کی تعریف ہاتھ سے اپنی مائیں کا اظہار کرو مثلاً نماز پڑھو روزہ رکھو تو رب کی تعریف اُس کی اطاعت میں مال خرچ کرو مثلاً زکوٰۃ صدقہ فطرہ قربانی ادا کرو تو یہ رب کی تعریف ہے۔ خاتمہ کعبہ کا طواف حضور پاک کی عظمت ماہِ رمضان کا ادب اور احترام اولیاء اللہ کے تحکات اور ان کی تہذیب کی تعظیم..... حقیقت میں رب کی محلی تعریف ہے قرآن پاک فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (الحج/۳۰) جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے وہ لوگوں کا تقویٰ ہے۔ جو شخص رب کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ شخص متقی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمت ملے پر اس کا شکر کرنا اور تکالیف آنے پر صبر کرنا یہ بھی رب تعالیٰ کی تعریف ہے۔ بندے کو چاہئے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ نعمت میں اس لئے حمد کرے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکر یہ ہے اور تکلیف میں اس لئے حمد کرے کہ جو تکلیف ہم پر آئی ہے وہ کسی گناہ کی وجہ سے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اس گناہ کا کفارہ بن جائے گی جب گناہ مت جائے گا تکلیف اپنے آپ جاتی رہے گی۔ یہ ہوتی ہر حالت میں حمد۔ اسی طرح ہر نعمت کا شکر یہ اور اس کی حمد ملحد و ملحدہ ہے۔ تہذیب متقی کی حمد یہ ہے کہ اس میں رب تعالیٰ کی عبادت اذکار نماز روزہ یتیموں کی حرا واری و خدمت اور محتاجوں کی خدمت و عطا اور بے دست و پاکی خدمت کرے۔

مال کا شکر اور حمد یہ ہے کہ اس سے غریبوں کی امداد کرے۔ اسی طرح ہر مشق کی حمد اور شکر الگ الگ ہے آنکھ کا شکر اور حمد یہ ہے کہ کعبہ معظمہ کو قرآن پاک کو فخر طہارت سے ماننا پھر کو علماء دین کے چہروں کو دیکھنے۔ کان کی حمد اور شکر یہ ہے کہ اس سے قرآن پاک کی تلاوت نعمت شریف علمی مضامین علماء دین کا وعظ سنے ہاتھ پاؤں کی حمد اور شکر یہ ہے کہ ان سے مرضی الہی کے کام لے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

ہر چیز خدا کی تعریف کرتی ہے اور کرتی رہے گی :

﴿وَإِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ لَا يَخْلُفُونَ عَهْدِي﴾ (بنی اسرائیل/۳۴)
اور اس کا نجات میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں مگر وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور اس کی حمد کرتے ہوئے۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔

یہ ہوا اس حمد کے زمانے کا موعوم۔ شَهِدَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ شَهِدَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

حمد کا دوسرا احتمال خصوصی ہوگا۔ حمد کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ خاص حمد اللہ تعالیٰ کی ہے یعنی رب تعالیٰ ہر حمد قبول نہیں فرماتا بلکہ کوئی خاص حمد اس کے پاس مقبول ہوتی ہے۔ آپ وہ خاص حمد کو نگیں ہے۔ خاص حمد وہ ہے جو اس کے محبوب ﷺ نے اپنے رب کی ہے یا ان کے بتانے سے کوئی اور کرے اس لئے آپ کا اسم شریف ہے احمد یعنی رب کی بہت حمد کرنے والے۔ اور رب کا نام ہے محبوب یعنی اپنے پیارے محبوب کا حمد کیا ہوا۔ حدیث شفاعت میں وارد ہے کہ رب تعالیٰ قیامت کے دن ہم کو اپنی خاص حمد میں الہام فرمائے گا ہم سجدے میں ان سے رب کی حمد کر کے اپنی امت کی شفاعت کریں گے۔ حقیقت بھی یہ ہے آج ہندو، عیسائی، یہودی، سکھ، آریہ، وغیرہ تمام کفار و مشرکین اپنے اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں مگر ان میں سے کسی کی حمد مقبول نہیں۔ حمد مسلمانوں ہی کی قبول ہے۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ مسلمان محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی حمد کرتے ہیں اور وہ لوگ ان سے ملحد و بتوکر یا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حمد اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہے جو اس کے محبوب ﷺ کی نعمت کے ساتھ ہو۔ جو حمد الہی نعمت مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہو، مردود ہے۔ شیطان کی ساری عبادتیں بے کار ہو گئیں۔ تمام کفار کی ساری حمدیں غیر مقبول۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس میں نعمت کی چاشنی نہیں۔ اسی لئے کلمہ "تبارک و تعالیٰ" ان۔۔۔ غرض کہ مسلمانوں کو کوئی عبادت حضور ﷺ کی نعمت سے خالی نہیں۔

حمد الہی روحانی نعمت ہے اور نعمت مصطفیٰ ﷺ اس کا ٹک ہے بغیر تک ساری نعمت اچکار۔

بلیغ نعت مصطفیٰ ﷺ ساری حمد غیر مقبول ہے یعنی واقعہ میں تو سب حمدیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں لیکن مقبول حمد وہی ہے جو حضور نبی مکرم ﷺ کی بتائی ہوئی ہو۔

تیسرے معنی اس کے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ خاص حمد اللہ کی ہے یعنی ساری مخلوق میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمد و ثناء کرنے مگر بھیسی چاہے وہ کسی نہیں کر سکتی۔

محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل حمد وہی ہے جو رب نے کی۔ اسی لئے رب کا نام

ہے 'عالم' اور حضور ﷺ کا نام ہے 'محمد' یعنی رب تعالیٰ تعریف فرماتے والا۔ کس کی؟

اپنے محبوب ﷺ کی۔ اور محمد (ﷺ) تعریف کئے ہوئے۔ کس کے؟ اپنے رب

کے۔ خیال رہے کہ ساری عبادات سنت رسول اللہ ہیں مگر نعت مصطفویٰ سنت الہیہ ہے۔

فیروز ساری عبادتیں نبوت کے تیرہویں سال سے آغاز شروع ہوئیں۔ سب سے پہلے نماز آئی

جو معراج میں ملی۔ مگر حضور ﷺ کی نعت شریف اول ہی سے آئی۔ فیروز ہمارے موت کے

بعد تمام عبادات ختم ہو جائیں گی مگر نعت مصطفیٰ ﷺ قبر و مشرہر جگہ ختم و ساقیہ محمود پر ہوگی۔

مسائل فقہیہ: : جمعہ کے خطبہ میں حمد پڑھنا واجب ہے اور خطبہ کا آغاز اور ختم اور ہر چار

کام کے اول اور آخر میں اور ہر گھانے پینے کے بعد حمد کرنا مستحب ہے

پچھلیک آنے کے بعد حمد کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا ہوتے ہی پچھلیک آئی آپ نے فرمایا الحمد لله رب العالمین

اسی لئے ہم کو بھی حکم ہے کہ پچھلیک کر یہ پڑھیں اور سننے والا یہ جواب دے یرحمکم اللہ

پھر پچھلیکے والا جواب دے یرہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ معلوم ہوا کہ یہ پہلا کلمہ ہے جو

حضرت انسان کے منہ سے نکلا۔ رب تعالیٰ نے بھی اپنے کلام کو اسی سے شروع فرمایا۔

الحمد لله میں آٹھ حرف ہیں اور جنت کے دروازے بھی آٹھ ہیں۔ تو جو شخص مسلمان

قلب سے اسے پڑھے گا وہ ان شاء اللہ جنت کے آٹھوں دروازوں کا مستحق ہوگا۔ اس

میں اشارہ اس طرف کہ قرآن پاک شروع کرتے ہی پڑھنے والا جنت کا مستحق ہو چکا۔

اب آگے جس قدر پڑھے گا رب تعالیٰ کے فضل و کرم میں زیادتی ہوگی۔ عبادت کی جان اللہ کی تعریف ہے اسی لئے قرآن کریم نے پہلے بیان کیا۔ مسلمانوں کو سبق ہے کہ اپنا ہر کام اللہ تعالیٰ کی حمد سے شروع کریں کیونکہ رب کی کتاب بھی اسی سے شروع ہوتی ہے۔ (تفسیر طبری) صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز (یعنی سورۃ فاتحہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان وہ حصوں میں تقسیم کی گئی ہے نصف میرے لئے ہے اور نصف میرے بندے کے لئے۔ اور جو کچھ میرا بندہ مانگا ہے وہ اس کو دیا جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب کہتا ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد کی ہے اور جب وہ کہتا ہے ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف و ثناء بیان کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بندگی بیان کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور بندے کے درمیان مشترک ہے کیونکہ اس میں ایک پہلو حق تعالیٰ کی حمد و ثناء کا ہے اور دوسرا پہلو بندے کے دعا اور درخواست کا اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ 'میرے بندے کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی' پھر جب بندہ کہتا ہے ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'یہ سب میرے بندے کے لئے ہے' اور اس کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔ (تفسیر طبری)

﴿وَنُحْنُ نَسْتَعِينُ بِخَلْقِكَ وَنُقَلِّمُ لَكَ﴾ (البقرہ ۳۰/۶)

(فرشتوں کا مقولہ انسان کی پیدائش کے وقت) اور ہم بحمد اللہ تیری تسبیح کرتے ہیں اور (تقدیریں) تیری پاکی کا دل سے اقرار کرتے رہتے ہیں۔

حمد باری تعالیٰ اور نزول قرآن

«الْحَسَنَ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا» (کہنہ/۱)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے نازل فرمائی اپنے (محبوب) بندے پر یہ کتاب اور نہیں پیدا ہونے والی اس میں ذرا کجی (اور معاش و معاوہ) درست کر نیوالی ہے۔

سورہ کیف کا آغاز حمد باری تعالیٰ سے کیا گیا۔ ساتھ ہی اس کی وجہ بھی بیان فرمادی

کہ اللہ تعالیٰ وہ کریم اور رحیم ہے جس نے دنیائے انسانیّت کو رشد و ہدایت کا ایسا صحیفہ

عنایت فرمایا جو خود بھی ہر قسم کی کجی اور غامی سے پاک ہے اور اس کے ساتھ انسانی زندگی

کے کسی شعبہ میں سیاسی، معاشی، قانونی اور اخلاقی جہاں کوئی کجی یا غامی افراتفری یا کجی

جاسکتی ہے وہ اس کی اصلاح اور درستی کی پوری صلاحیت رکھتا ہے حریدم کریم یہ فرمایا کہ انہی

کتاب لاتے کے لئے کوئی عام انسان مقرر نہیں کیا جس کی صورت و سیرت میں کوئی کشش

نہ ہو جس کے قول و فعل میں کوئی جاہلیت نہ ہو جو خاموشی سے آئے کتاب پہنچانے اور چپکے

سے چلا جائے بلکہ ایک ایسے بندے کو دعوت حق کا پیغامبر بنا کر بھیجا جو اس کا محبوب ترین

بندہ ہے جس کی آمد سے کفر و فتنہ کی تاریک اور طویل رات ختم ہوئی اور حق و صداقت کی صبح

طلوع ہوئی۔ اللہ پہل کی جہوئی خدا کی کا تختہ الٹ دیا گیا۔ غصہ بخت انسان خواب غفلت

سے جاگ اٹھا۔ حق تو یہ ہے کہ اگر ایسے رحیم و کریم خدا کی حمد و ثناء نہ کی جائے تو اور کوئی

ہے جو اس کا مستحق ہو؟ شَبَّخَانَ اللّٰہِ وَبِخَمْدِہٖ شَبَّخَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

ہر خوبی و کمال جس کا علم و اختیار اور ارادہ سے ہو اس کی ستائش و ثناء عربی میں حمد

کہتے ہیں۔ اس آیت میں اس کی صفت جو دو کرم کا بیان ہے۔ سب تعریفیں اسی ذات

بلے ہوتا کوڑیا ہیں جس نے اپنے محبوب بندے پر یہ کتاب نازل فرما کر انسانیت کی

شب و بخور کو صحیح طور سے آشنا کیا ہے۔ عہدہ سے مراد صاحب قرآن اور الکتاب سے مراد

قرآن کریم ہے۔ عہدہ میں کوئی التباس نہیں۔ کیونکہ مقام عہدیت کاملہ پر صرف یہی ذات باریکات فائز ہے اور قاعدہ ہے کہ جب کوئی چیز کسی صفت میں اوج کمال پر پہنچتی ہے تو جب اس صفت کو مطلقاً ذکر کیا جائے تو اس سے مراد وہی موصوف ہوگا۔ جس کسی کو عہدیت کا پختہ کچھ عرفان نصیب ہوا اسی کے طفیل ہوا۔

تمام انبیاء حضور ﷺ کے مہر کرم سے چلنا پھر رہے ہیں اور حضور ﷺ کے اہل رحمت سے ہونٹ کر گر رہے ہیں۔ یہی وہ ذات اقدس ہے جس کا ظاہر و باطن مکمل ہے۔ پھر کائنات کے خالق نے اس سراپا کس و طوبی کو اپنا صیب منتخب فرمایا ہے۔ اسی طرح جب الکتاب کہا جائے گا تو فوراً ذہن اس صحیفہ کاملہ اور نسخہ گہیا کی طرف منتقل ہوگا جو قرآن کے نام سے ہمارے پاس موجود ہے۔ جس طرح صاحب کتاب اپنی شانِ عہدیت اور مقامِ بندگی میں بے نظیر ہے اسی طرح یہ کتاب بھی بے حد مل ہے۔ (تفسیر فیضان القرآن)

تکبیر الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ تمام قرعین، عہدوں یا ثبات، تسبیح ہو یا تفلہیں، ابدی، ازلی، قدیمی، مدنی، احرارائی، استعزازی، باقی، ماضی۔۔۔ سب اسی اللہ جل شانہ کے لئے ہیں جس نے عظیم کرم رحمت و شفقت انعام احسان فرماتے ہوئے اس معراج پر چڑھنے والے عہدہ اپنے ایسے عظیم بندے پر پہنچے اتار کر نازل فرمائی ایک قدیمی کتاب۔ وہ بندہ جس کی شانِ عرشِ قریش الامکان پر عہدہ ہے وہ عہدہ جس کی عہدیت اوج کمال پر ہے جس کی عہدیت کے لئے کسی جہت سمت مکان و زمان و وقت و ساعات مسجد و مدرسہ خانقاہ حارات کی قید نہیں، جس کی عہدیت نے ساری زمین کو مسجد اور ساری شریعت کو عالمگیر مصلیٰ بنا دیا۔ ایسے بندے پر وہ عظیم کلام نازل فرمایا جو ازل قدیم سے کتاب کلوتی، قانون جبروتی ہے۔ (تفسیر نعیمی)

﴿وَنُفِثَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَىٰ آلِهِمْ يَرْجِعُونَ﴾ (التقص/۷۷) اور وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں، دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ ہی کا نام ہے اور اسی کا حکم دنیا میں چل رہا ہے اور پھر مرنے کے بعد اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اس لئے وہی بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ مقصد یہ ہوا کہ موت کے بعد چپ ہر طرح سے خدا ہی کی طرف رجوع کرنا ہے تو پھر اس دنیا میں بھی اسی کی تعریف و توصیف بیان کرو اور اسی کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرو۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ "سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ"

﴿الْحَسْبُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِهِمْ يَقُولُونَ إِنَّ اللَّهَ بَرَأٰنَا وَإِنَّا لَنَاجِدُكَ بِآيَاتِكَ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَدُخَانٍ مُّكَرَّمٍ ۚ نَزًّا نُّزًّا ۚ وَنُفِثَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَىٰ آلِهِمْ يَرْجِعُونَ﴾ (التقص/۷۷) تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا فرمایا اور اندھیروں کو اور نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (دوسروں کو) اپنے رب کے برابر کرتے ہیں۔

ہر طرف گمراہی کا بھیا تک اندھیرا چھایا ہوا تھا انسان کا رشتہ اپنے خالق و پروردگار سے بالکل گٹ چکا تھا کوئی سورج کا ہتھیاری، کوئی ستاروں کا پرستار کوئی پہاڑوں کی بلند پستیوں پر بڑے بڑے دریاؤں اور اونچے اونچے درختوں کا عبادت گزار تھا۔ ہندوستان میں پختیس کروڑ خداؤں کی خدائی کاؤ کا بیج رہا تھا۔ ایران کے لالہ زاروں میں آتش کدے روشن تھے۔ رستم و سہراب کی سرزمین کے بہادر اور بزرگ و فرزند آگ کے شعلوں کی چٹاب میں سجدہ رہتے تھے۔ مسکی دنیا میں ایک خدا کے برتر وہ ان کی جگہ باپ بیٹا اور زوج القدس تین خداؤں کی پرستش ہو رہی تھی۔ اور جزیرہ نماے عرب کی تو حالت ہی نہ پوچھئے۔ راہ پہلے کوئی پتھر پتھر آگیا اس کی تراش فراش کی اور اسے اپنی عراب عبادت کی ذبحت بنا دیا۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے رسول نے اعلان کیا کہ آسمان (عالم علوی) اور زمین (عالم سفلی) اندر ہر اور نور یہ سب مخلوق ہیں اور اپنے جوڑ اپنی حیات اپنی نشوونما اور اپنی بقا میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ اسے اشرف المخلوقات کے پاس ہوں! اسے خیر علم و دانش کے غواص! تم تجوہی بناؤ کیا حصص یہ زیب دیتا ہے کہ اپنے خالق سے منہ موڑ کر مخلوق کے بندے بن جاؤ۔ فنی اور محدود کی نگاہ محتاج اور بے بس کی عبادت کرنے لگو۔ یہ ہر چیز حسین و جمیل سنی، نہ عیب و نہ جلال سنی، مطیع اور نفع بخش سنی، لیکن یہ حسن و جمال، یہ ہیبت و جلال، یہ اقداریت اور نفیرسانی ان میں آئی کہاں سے؟ یہ اسی ذات برتر و اعلیٰ کے فضل و کرم کی جلو و طرازی ہے جس نے انھیں غیبت سے بہت کیا۔ عدم سے موجود کیا، قہر و ستاکش اسی کی ہوئی چاہیے۔ ہر تعریف و توصیف کا وہی مستحق ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر اس سورہ پاک کا آغاز اس آیت کریمہ سے فرمایا گیا۔ ذرا غور کیجئے انداز بیان کتنا سمجھانے اور مشفقانہ ہے کسی کی کج روی کا ذکر کیے بغیر، کسی کا نام تک لیے بغیر، اس مختصر سے جملے سے شرک کی لاتعداد قسموں کا بطلان کر کے رکھ دیا جو مختلف اقوام میں رائج تھیں۔ (تفسیر فیہ القرآن)

مخلوق کی خصوصاً حضرات اغیاء و اولیاء کی تعریفیں کرنا شرعاً منع نہیں بلکہ اگر نیت خیر سے ہوں تو عبادت ہے کہ یہ تمام تعریفیں بالواسطہ اللہ تعالیٰ کی ہی تعریفیں ہیں کہ بندہ جو بھی بتا اللہ تعالیٰ کے بنانے سے بنا۔ صنعت کی تعریف سے صالح خوش ہوتا ہے کتاب کی تعریف سے مصنف خوش ہوتا ہے خطا کی تعریف سے لکھنے والا خوش ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ یا اُن کے صحابہ و اہل بیت و اولیاء اللہ کی تعریف سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کہ اسی نے اُن کو کامل تعریف بتایا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِغَدِيدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

ہم حمد الہی بہترین عبادت ہے مگر جب کہ حضور ﷺ کی تعلیم کے ماتحت ہو۔ اپنی رائے اپنی عقل سے تعریف نہ عبادت ہے نہ مقبول۔ تمام عبادات کا یہی حال ہے کہ حضور ﷺ کی تعلیم کے مطابق ہوں تو عبادت ہیں ورنہ بیکار بلکہ مضروب و نقصان رسالہ۔

جسمانی و روحانی امتحان بہت زیادہ ہیں اور روشنی صرف ایک۔ اس آیت میں الظلمات بہت زیادہ اندھیرے (مخ) فرمایا اور النور (روشنی صرف ایک) فرمایا۔ کفر و شرک بہت ہیں ایمان صرف ایک۔ تقویٰ بہت ہیں تقویٰ وہ چیز گاری صرف ایک۔ شرک کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی بندے کو رب تعالیٰ کے برابر مانا جائے خواہ بندے کا مرتبہ اتنا اونچا سمجھا جائے کہ وہ خدا کے برابر ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کا درجہ اتنا ہی سمجھا جائے کہ وہ بندوں کے برابر ہو جائے۔ مشرکین عرب فرشتوں کو اور عیسائی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو رب تعالیٰ کی اولاد مانتے ہیں یہ عقیدہ شرک ہے کہ اس میں بندہ کو رب تک پہنچا دیا۔ بعض مشرکین اللہ تعالیٰ کو اپنے معبودوں کا حاجت مند جانتے ہیں یہ شرک ہے کہ انہوں نے رب تعالیٰ کو تعوذ یا اللہ نیچا کر کے بندوں کے برابر کر دیا۔ اگر برابر کا عقیدہ نہ ہو تو شرک نہیں۔ لہذا اقبیاد اولیاء کو باذن الہی حاجت روائی مشکل کشا ماننا شرک نہیں۔

﴿فَقَطِّعْ دَائِبُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَنُّوْا وَالْعَنْدَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الاحقاف: ۲۵)
 پھر (جاری گرفت سے) ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (اس کا شرک ہے) جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ظالم سے نہایت ملنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد و شہادہ کرتا چاہئے)
 ظالم قوم میں جن کی چیز و دینیوں سے اللہ کی مخلوق تک آگئی ہوتی ہے جب تباہ و برباد گردی جاتی ہیں تو ہر طرف الطمینان اور آرام کا سانس لیا جاتا ہے اور واقعی وہ لمحہ اس قابل ہے کہ مظلوم اور ستم رسید لوگ اپنے رب کریم کی حمد و ثناء کے گیت گائیں جس نے ان کی بے بسی اور بے بسی پر ترس کھا کر ان جاہد ظالموں کی قید غلامی سے نہایت بخشی۔

﴿وَقَالُوا الْعَنْدَ لِلّٰہِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیْ لَوْ لَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰہُ﴾ (الاحقاف: ۲۳) اور (جنت میں رہو چھپنے کے بعد) وہ لوگ کہنے لگے تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچا دیا اور ہم کبھی بھی یہاں تک نہ پہنچتے اگر اللہ ہل سا نہ ہم کو نہ پہنچاتا۔ (نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد و شہادہ کیا جاتی ہے)

جنت میں پہنچنے کے بعد جنتی اپنے رب مجید کی حمد و ثناء اور اعترافِ نعمت و احسان میں مگھو پائیں گے۔ **سَمِعْنَاكَ اللَّهُ ذِيْخَنْدِهِ ' سَمِعْنَاكَ اللَّهُ الْعَظِيمِ**
 امام و اذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل جنت اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے کہ اس ذات پاک نے ہمیں قدرت بھی بخشی اور دین اسلام کو قبول کرنے کا قوی جلد پہ بھی دل میں پیدا کر دیا کہ ہم دین اسلام کو قبول کر سکے۔

اہل جنت جب دخولِ جنت اور حصولِ مراحمہ کو محض اپنے رب کی دین اور عطا یقین کرتے ہوئے اس کی حمد و ثناء میں زمرہ سچ ہوں گے تو بارگاہِ الہی سے آواز آئے گی کہ مبارک ہو ہم نے تمہارے نیک اعمال کی وجہ سے تم پر اپنا یہ احسان فرمایا ہے۔ بندے کی شانِ بندگی کا تقاضا یہی ہے کہ جن انعامات و احسانات سے فوازا جائے اسے اپنے رب کا فضل و کرم یقین کرے اور رب کریم کی شانِ بندہ نوازی یہ ہے کہ اپنے بندوں کے اعمال جو سراپا نقص ہی نقص ہیں اور اخلاص و نیاز کے کتنے ہی اونچے مقام پر کیوں نہ فائز ہوں اللہ تعالیٰ کی شانِ قدوسیت و سبحیت کے شایان نہیں اُن کو وہ شرف قبول عطا فرما کر ان ابدی نعمتوں کا سبب بنا دے حالانکہ انسان کی ساری عمر کی نیاز مندیاں و عبادت گزاریاں کسی ایک نعمت کا بھی معاوضہ نہیں ہو سکتیں جن سے وہ اس دنیاوی زندگی میں لطف اندوز ہوتا رہا ہے۔

☆ جنت میں کوئی عبادت روزہ، نماز، حج، جہاد، زکوٰۃ وغیرہ نہ ہوگا مگر تلاوت قرآن مجید، حمد الہی، تسبیح اللہ تعالیٰ کا شکر، پردہ نمیرت وغیرہ وہاں بھی ہوں گے۔

☆ ہدایت نیک اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے جو محض اس کے فضل و کرم سے ملتی ہے اس لئے انسان اس پر ناز نہ کرے بلکہ شکر ادا کرے۔

«الْمُتَّابُونَ الْغُبُورُونَ الْحَبِذُونَ السَّائِضُونَ الرَّائِغُونَ السَّاجِدُونَ الْأَبْرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَالْقَائِمُونَ عَنِ التَّنَكُّرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِيرِ الْمُؤْمِنِينَ»
(الحجہ/۱۱) (ان مجاہدین کے اوصاف جن کے نفوس کو اللہ جل شانہ نے جنت کے بدلے
میں خرید لیا ہے یہ ہیں کہ) وہ دنگناہوں سے توجہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مہموت
کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے ہیں۔ روزہ رکھنے والے ہیں
(یا اللہ کی رضا کے لئے سفر کرنے والے ہیں) (مکرم اور سجدہ کرنے والے ہیں) (یعنی نمازی
ہیں) (نیک باتوں کا حکم کرنے والے ہیں اور نیک باتوں سے روکنے والے ہیں) (تسلط
کرنے والے ہیں) اور اللہ کی حدود کی (یعنی احکام کی) حفاظت کرنے والے ہیں
(ایسے) (سومنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔ شُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ " شُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ
وَإِعْزَازُكُمْ فِيهَا شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَجِيتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ " وَاجْعَلْ دَعْوَهُمْ أَنْ يَخُذَ اللَّهُ
رَبَّ الْعَالَمِينَ» (پس/۱۰) (اُن جنتیوں کے) منہ سے یہ بات نکلے گی شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
اور آپ جس میں اُن کا سلام ہوگا السلام) (علیہم اور جب دنیا کی دقتوں کو یاد کریں گے اور خیال
کریں گے کہ اب بیٹھ کے لئے ان سے خلاصی ہوگئی تو) آخر میں کہیں گے الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ -

یہاں پُر دعوتی آواز کے معنی میں ہے اہل جنت کی دعا جنت میں پہنچنے کے بعد یہ ہوگی کہ
وہ شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ کہتے رہیں گے یعنی اللہ جل شانہ کی تسبیح کریں گے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعا تو صرف عام میں کسی چیز کی درخواست اور کسی مقصد
کے طلب کرنے کو کہا جاتا ہے۔ شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ میں نہ کوئی درخواست ہے نہ طلب۔ اس
کو نہ حاکم حیثیت سے کہا گیا؟ جواب یہ ہے کہ اس کلمہ سے اٹھانا یہ مقصود ہے کہ اہل جنت کو
جنت میں ہر راحت ہر مطلب میں مانے انداز سے خود بخود حاصل ہوگی کسی چیز کو مانگنے اور

درخواست کرنے کی ضرورت بھی نہ ہوگی اس لئے درخواست طلب اور معروف دعا کے
 قانق مقام اُن کی زبانوں پر صرف اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہم ہوگی اور وہ بھی دنیا کی طرح فریضہ
 عبادت ادا کرنے کے لئے نہیں بلکہ وہ اس کلمہ تسبیح و تہم سے لذت محسوس کریں گے اور اپنی
 خوشی سے شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ کہا کریں گے۔ اس کے علاوہ ایک حدیث قدسی میں ہے کہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'جو بندہ میری حمد و ثنا میں ہر وقت لگا رہے یہاں تک کہ اس کو اپنے
 مطلب کی دعا مانگنے کی بھی فرصت نہ رہے تو میں اس کو تمام مانگنے والوں سے بہتر چیز دوں گا
 یعنی بے مانگے اس کے سب کام چلے کر دوں گا' اس حدیث سے بھی فقط شُبْحَانَكَ
 اللَّهُمَّ کو دعا کہہ سکتے ہیں۔ شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّكَ الْعَظِيمُ
 اس معنی کے اعتبار سے صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جب
 کوئی تعریف و بے چینی پیش آتی تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ * لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
 الْعَرْشِ الْعَظِيمُ * لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ
 الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ -

اور امام طبرانی نے فرمایا کہ سلف صالحین اس کو دعا کر پ کہا کرتے تھے اور مصیبت و پریشانی
 کے وقت یہ کلمات پڑھ کر دعا مانگا کرتے تھے۔ (تفسیر قرطبی)

اور امام ابن جریر ابن منذرہ وغیرہ نے ایک یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ اہل جنت کو جب کسی
 چیز کی ضرورت اور خواہش ہوگی تو وہ شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ کہیں گے یہ سنتے ہی فرشتے اُن
 کے مطلب کی چیز حاضر کر دیں گے گویا کلمہ شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اہل جنت کی ایک خاص
 اصطلاح ہوگی جس کے ذریعہ وہ اپنی خواہش کا اظہار کریں گے اور ملائکہ ہر مرتبہ اس کو پورا
 کر دیں گے۔ (روح المعانی و ترقی) اس لحاظ سے بھی شُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ کو دعا مانگا جاسکتا ہے

جنت میں جنتیوں کا حال یہ ہوگا کہ جب وہ رب تعالیٰ سے کچھ عرض و معروض کرنا چاہیں گے اور جب آپس میں ملاقات کے وقت بات چیت شروع کریں گے اور جب اپنے خدام کو بلائیں گے یا ان سے کوئی چیز منگاویں گے تو بلند آواز سے کہیں گے **سُبْحَانَ اللَّهِ** اور جب رب تعالیٰ سے عرض و معروض کریں گے یا جب آپس کی بات چیت ختم کریں گے اور جب نعمتیں کھا چکیں گے تو آخر میں کہیں گے **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**۔

غرض کہ ان کے ہر کام کی ابتداء بھی اللہ کے ذکر سے ہوگی اور انجام بھی اس کے ذکر پر۔ جس کی ابتداء و انجام اللہ کے ذکر سے ہو تو سارے کام ہی مبارک ہوں گے۔ اپنے ہر کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے کرنا جنتیوں کا کام ہے اس لئے نمازی اپنی نماز **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ** سے شروع کرتا ہے گو یا وہ جنت میں ہوتا ہے۔

ہر کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد پر کرتا جنتیوں کا طریقہ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کھانا کھا کر پانی پی کر بننے کیلئے پہن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھے۔ جس کام کے اول و آخر میں اللہ کا ذکر ہوا امید ہے کہ سارا کام مبارک ہوگا۔

اہل جنت کا دوسرا حال یہ بتلایا کہ **يُخْرِجُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ** اللہ اہل جنت کی طرف سے بافرشتوں کی طرف سے اہل جنت کا استقبال لفظ 'سلام' سے ہوگا یعنی یہ خوشخبری کہ تم پر تکلیف اور ناگوار چیز سے سلامت رہو گے۔ یہ سلام خود حق تعالیٰ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے جیسے سورہ یس میں ہے **وَسَلِّمْ قَوْلًا مِّن رَّبِّ وَحِيمٌ** اہل فرشتوں کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے جیسے دوسری جگہ ارشاد ہے **وَالْعَلَنَ لِمَن يَدْخُلُونَهُمْ مِنْ كُلِّ يَابٍ** سلام علیکم یعنی فرشتے اہل جنت کے پاس ہر دروازہ سے سلام لیتے کہتے ہوئے داخل ہوں گے۔ (روح المعانی)

تیسرا حال اہل جنت کا یہ بتلایا کہ **وَإِذْ دَعَوْهُمْ إِنَّ الْخَنَازِيرَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** یعنی اہل جنت کسی آخری ذمہ **الْخَنَازِيرُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** ہوگی۔

مطلب یہ ہے کہ اہل جنت کو جنت میں پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی نصیب ہوگی جیسا کہ حضرت شہاب الدین سیروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک رسالہ میں فرمایا کہ جنت میں پہنچ کر عام اہل جنت کو معرفت کا وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو دنیا میں علماء کا ہے اور علماء کو وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو نبیہاں انبیاء کا ہے اور انبیاء کو وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہے اور حضور سید المرسلین نبی کریم ﷺ کو وہاں قرب خداوندی کا انتہائی مقام حاصل ہوگا اور ممکن ہے کہ اسی مقام کا نام 'مقام محمود' ہو جس کے لئے ان کی دعائیں آپ نے دعا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اہل جنت کی ابتدائی دعا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اور آخری دعا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِكَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے۔

احکام و مسائل : قرطبی نے احکام القرآن میں فرمایا کہ کھانے پینے اور حمام کا مومن میں سنت اہل جنت کے اس عمل کے مطابق یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ سے شروع کرے اور الحمد لله پر ختم کرے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ بندہ جب کوئی چیز کھائے پئے تو بسم اللہ سے شروع کرے اور فارغ ہو کر الحمد لله کہے۔

صحیح ہے کہ دعا کرتے والا آخر میں یہ کہتا کرے ﴿وَاجِدْ دَعْوَتَهُمْ اَنْ يَّخْفَتَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ اور قرطبی نے فرمایا کہ اس کے ساتھ بہتر یہ ہے کہ سورہ شمس کی آخری آیتیں بھی پڑھے یعنی ﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَنَّا يَصِفُوْنَ ۚ وَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِيْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ آپ کا رب جو عزت و عظمت والا ہے پاک ہے اُن چیزوں (تہمتوں اور عقیدوں) سے جن کو یہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو جو پیغمبروں پر اور تمام تعریف اللہ ہی کے واسطے ثابت ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَيَعْبُدْهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ﴾ (ابراہیمؑ ۳۹)
 تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے بڑھاپے میں مجھ کو (دو بیٹے) اسماعیل و اسحاق
 (علیہما السلام) عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا کردار و شکر ہے حمد ہے اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے عطا فرمایا
 مجھ کو اسماعیل فرزند اکبر جو میری جگہ گزروں و دعاؤں کی نثاں ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام
 نے اپنے پہلے بیٹے کا نام بھی اپنی دعا کی یادگار بناتے ہوئے اسماعیل رکھا جس کا ترجمہ ہے
 فریاد کوئیں لے یا اللہ۔ جس وقت سیدنا اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے اس وقت سیدنا
 ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف (۹۹) سال تھی۔ (روح البیان)

بعض قول میں (۹۳) سال تھی اور مجھ کو دوسرا بیٹا اسحاق عطا فرمایا۔ اس وقت سیدنا ابراہیم
 علیہ السلام کی عمر (۱۱۲) سال تھی اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام (۱۳) سال کے بچے تھے۔
 صحیح روایت کے مطابق ذبح کا واقعہ دلاوت سیدنا اسحاق علیہ السلام سے تقریباً دو سال پہلے
 ہو چکا تھا اور تعمیر کعبہ کا واقعہ چار سال بعد ہوا۔ اس وقت آپ نے یہ دعا بھی جبکہ میرا اللہ
 جو میرے مزارے معاملات کا پروردگار ہے البتہ یقیناً قبولیت کا سننے والا ہے میری دعا کو۔

دعا کے آداب میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے
 خصوصیت سے کعبہ اللہ میں اس نعمت کا شکر ادا کیا کہ شدید بڑھاپے کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے
 اُن کی دعا قبول فرما کر اولاد صالح حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام عطا
 فرمائے۔ معلوم ہوا کہ مقدس مقامات پر خصوصیت سے دعائیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد
 و ثناء کرنا چاہیے یہاں کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جو حمد و ثناء بیان کی ہے اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے
 کہ یہ بچہ جو بے یار و مددگار پھیل میدان میں چھوڑا ہے آپ ہی کا عطیہ ہے آپ ہی اس کی
 حفاظت فرمائیں گے۔ آخر میں حمد و ثناء کا ٹکڑا ﴿إِنْ دَبَسَ لَشَيْعُ الدُّعَاءِ﴾ سے کیا گیا
 یعنی بلا شہید میرا پروردگار دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

﴿الْحَسْبُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾ (الحکوت/۶۳) تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (پھر بھی وہ لوگ اس طرف متوجہ نہیں ہوتے) بلکہ اکثر ان میں سے ناتجربہ ہیں۔

کفار محض اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے دین اسلام کو قبول نہیں کر رہے ہیں۔ جس قوم کے کفار انکار کیا کرتے تھے اسی کا اقرار اپنی زبان سے کر رہے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو حمد و شکر بجالانے کا حکم فرما رہا ہے کہ آپ کی دعوت کی صداقت اتنی عیاں ہے کہ دشمن بھی اسے ماننے پر مجبور ہو گیا **عَلَىٰ تَصَدِّقِكَ وَاطِّهَارِ حُجَّتِكَ** (مستقری) **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ**

﴿يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِئْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (نبی اسرائیل/۵۳) جس دن (صور پھونکنے کا اور تم کو زندہ کر کے) پکارا جائے گا تو تم مجبوراً اس کی حمد و ثناء کرتے ہوئے عزم کی قلیل کرو گے اور (ان حالات کو دیکھ کر) گمان کرو گے (کہ ہم دنیا میں اور قبر میں) بہت ہی کم مدت ٹھہرے تھے۔

معلوم ہوا کہ آخرت میں تمام عبادات ختم ہو جائیں گے مگر حمد الہی وہاں بھی ہوگی لیکن یہ حمد تلخ بھی نہ ہوگی بلکہ روحانی غذا ہوگی جیسے دنیا میں سانس لینا۔ کافروں کو اس وقت ہر الہی فائدہ مند نہ ہوگا۔ آخرت کی زندگی کے مقابلے میں دنیا اور بد راز (قبر کی زندگی) بہت کمزوری ہے۔

﴿وَلِلَّهِ الْحَسْبُ اللَّهُ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلٰلِ وَكُتُبُهُ تُكَيِّمُهَا﴾ (نبی اسرائیل/۱۱۱) اور آپ (علیہ السلام) کہہ دیجئے کہ تمام تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی سلطنت میں شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور اس کی خوب تحمیل (بلائی بیان) کیا کیجئے۔ بلاشبہ وہ ذات پاک جو تمام صفات کمال سے موصوف ہے اور تمام عیوب و نقائص سے منزہ ہے اس کے لئے ہر طرح کی تعریف زیادہ ہے اس آیت میں ہر قسم کے مشرکات و عقائد کی پُر زور رد و یکروئی۔

﴿فَقُلِ السَّعْدَةُ لِلَّذِي تَبَلَّغَنَا مِنَ الْقَوْمِ الطَّالِبِينَ﴾ (المومن/ ۲۸) (حضرت نوح علیہ السلام کو خطاب ہے کہ جب تم کشتی میں بندہ جاؤ تو کہنا کہ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں نکالوں سے نجات دی۔) (آزمائش اور مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کی مدد ٹکانا کرنا چاہئے) حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کی دلائل و آریوں سے ٹک آ کر بارگاہ الہی میں فریاد کی تو آپ کو حکم ملا کہ ہماری ٹکابوں کے سامنے اور ہماری ہدایت کے مطابق کشتی بناؤ اور جب نوح سے پانی اٹکنے لگے تو سمجھ لیا کہ عذاب الہی آن پہنچا ہے اس وقت خود بھی اس میں سوار ہو جانا اور اپنے گھر والوں کو بھی سوار کر لیتا۔ اور ہر چاہو رکاوٹ اور جھڑا بھی اس کشتی میں سوار کر لینا لیکن خاتمہ ان کے ان لوگوں کے متعلق میری کتاب میں عرض نہ کرنا جن کے متعلق قطعی فیصلہ ہو چکا ہے بحر فرمایا جب تم اور تمہارے ساتھی آرام سے کشتی میں بیٹھ جاؤ اور طوفان کا پانی ہر طرف پہنچنے لگے اور اس کی سطح ہر لحظہ بلند ہوتی جائے جس میں ان کی آبادی ڈوبنے لگے تو اس وقت تم اپنے رب کریم کی حمد و ثناء شروع کر دینا جس نے اس عالم کو تم سے جہیں نجات دی جو صبح و شام ہمیں اذیتیں پہنچاتی اور مذاق کیا کرتی تھی۔

معلوم ہوا کہ کفار پر عذاب اور ان کی بلاکت مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جس پر شکر کرنا چاہئے۔ اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ابو جہل کے کھن پر جہد و شکر ادا کیا اور ناشورو کے دن روزہ رکھا کہ اس دن فرعون غرق ہوا تھا۔ (نور العرفان)

﴿وَقَالَا السَّعْدَةُ لِلَّذِي فَضَّلْنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (آمل/ ۱۵) اور (حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے) کہا: تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے بندے پر فضیلت دی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم عطا فرمایا۔ اس علم سے مراد ذات خداوندی اور صفات الہی کی معرفت و دنیا کی ناپائیداری کا یقین روز قیامت پر پختہ ایمان۔ (تفسیر مظہری)

جہاں بھی یہ علم پایا جاتا ہے انسان عزت و عظمت کے بلند ترین مقامات پر فائز ہونے کے باوجود بھی بدست نہیں ہوتا ناشکری اور نافرمانی کی روشن کمی اختیار نہیں کرتا۔

قرآن کریم اپنے ماسنے والوں کے دل و دماغ کو اسی علم کی روشنی سے منور کرنا چاہتا ہے اس فہم عظمیٰ پر جس انداز میں حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے منعم حقیقی کی حمد و ثناء کر رہے ہیں وہ بتا رہا ہے کہ انھیں اس نعمت کی قدر و قیمت کا پورا پورا احساس ہے۔ نعمت کے حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔

﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی﴾ (نمل ۵۵)

آپ (خلیفہ کے طور پر) کہیے: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کو ختم دیتا ہے کہ آپ اپنی زبان پاک سے اپنے خداوند کریم کی حمد و ثناء کریں جس نے ہمیشہ حق کا بول بالا کیا اور اپنی حق کو اپنی تائید و نصرت سے سرفراز فرمایا اور جس کی یہ شان ہے وہی اس قابل ہے کہ انسان ہمیشہ ہمیش اس کی حمد کے ترانے گاتا رہے اور اس کی عظمت و کبریائی کا اعتراف کرتا رہے۔ اس کی حمد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ان نعمت قدریہ کو فراموش نہ کیا جائے جو اپنے مولا کریم کا نام بلند کرنے کے لئے مصائب و آلام کے چر بھاڑ سے نکرا گئے۔ دنیا بھر کی مثالوں کے باوجود ان کے حزم میں کبھی ٹپک پیدا نہ ہوئی۔ جو دوسرے کی ترکیش کے ہر حیر کو اپنے سینے پر لیا اور پھر بھی مسکراتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نغمہ نایاب ہے کہ جب اس کی حمد کی جائے تو ان پاک ہستیوں پر بھی درود و سلام کے گلابائے رحمتیں چھانڈ سکے جائیں۔ نیز اس اہمیت کے بعد کیونکہ توحید کا مبارک بیان شروع ہونے والا ہے اس لئے اس بیان کی اہمیت کے پیش نظر اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے پاک بندوں پر صلاۃ و سلام سے ہوا ہے۔

اسی لئے علماء اسلام جب بھی تقریر کے لئے کھڑے ہوتے ہیں یا کوئی خطبہ دیتے ہیں یا کوئی کتاب تالیف کرتے ہیں تو اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے اور اس کے نبی کریم پر درود و سلام سے کرتے ہیں۔ ولقد تولدت العلماء والخطباء والوعاظ کابرآ عن کابر هذا الادب فحمدوا الله وصلوا على رسول الله ﷺ اسلم کل علم مفاد وقيل کل عظة وخطبة۔ (قرطبی)

اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ اور چنے ہوئے بندوں سے مراد حضور نبی کریم ﷺ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ الحمد للہ بھی کہا کریں اور پناہیں سلام علیک بھی کہا کریں کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے بند و مستطی (منتخب بندے) ہیں انہیں سلام کرنے کا حکم ہے اس لئے نماز کے شروع میں الحمد للہ اور آخر میں السلام علیک ایہا النبی کہتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے طفیل اللہ تعالیٰ کے سارے پتے ہوئے بندوں کو سلام کیا جاتا ہے۔

مسئلہ : اس آیت سے خطبہ کے آداب بھی ثابت ہوئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور انبیاء علیہم السلام پر درود و سلام سے شروع ہونا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے تمام خطبات میں یہی معمول رہا ہے بلکہ ہر اہم کام کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام مستنون و مستحب ہے۔ (روح البانی)

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سِيرَیْكُمْ اٰیَاتِهِ فَتَعْرِفُوْنَہَا﴾ (احقاف/۱۳) اور آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے واسطے ہیں وہ تعریف تم کو اپنی نشانیاں دکھا دے گا پس تم ان کو پہچان لو گے۔

اے محبوب ﷺ ! ہم نے آپ پر جو فضل و کرم فرمایا ہے جو عزت و شان بخشی ہے رحمت لعل الیسی کی جو خلعت فاخر و آپ کو ارزانی فرمائی ہے اور تمہارے سر ناز پر محبوبیت کا جو درخشاں تاج رکھا ہے تم رسالت کے جس عظیم وار و جہد منصب پر تمہیں فائز کیا ہے اور اس کے علاوہ جو بے اندازہ عزت و کرامت فرمائی ہیں ان پر ہماری حمد و ثناء کرتے رہو۔ ان منکروں پر ایک روز حقیقت خود بخود نکلتی ہو جائے گی۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

﴿وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَفِيرٌ حَبِيدٌ﴾ (قرآن/۱۳)

اور جو شخص کفر کرے (ناشکری کرے) تو اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے تمام خوبیوں والا۔
اللہ تعالیٰ اور جو شخص کا تقیم دینے کے بعد اس غلط فہمی کا اثر الہ کر دیا کہ اس کے شکر کرنے
سے اللہ تعالیٰ کی شان گہریائی میں اضافہ نہیں ہوتا اور کسی کی ناشکری سے اس کی شان عظمت
میں کمی نہیں آتی۔ اگر کوئی شکر کرے گا تو اس کا اپنا پہلا ہو گا ناشکری کرے گا خود ہی نقصان
اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ فنی ہے سارا جہاں اس کا محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ
حمید ہے مگر کسی کی زبان قال اس کی حمد دیکھنے سے نہ کٹتا ہے تو زبان حال سے کٹاٹے گا زہ
ذوہ اس کی حمد کے تسمیہ سے گارہا ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿قُلِ الْخُضُوعُ لِلَّهِ ۖ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (قرآن/۱۵) اور (۳) آپ کہہ دیجئے
تمام تعریف اللہ کے لئے ہے (یہ لوگ نہیں مانتے) بلکہ اکثر ان میں سے جاہل ہیں۔

کفر و شرک میں گمن یہ لوگ خرمستیاں کر رہے ہیں اُن خود فراموشوں سے پوچھو کہ
آسمانوں کا خالق کون ہے؟ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کیا تمہارے ان خداؤں نے جنہیں
تم نے کل اپنے ہاتھوں سے گھڑا اور معبود بنالیا؟ کیا آسمانوں اور زمین کے یہ خالق ہیں؟
انہیں نہ پتا یہ کہن پڑے گا کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ اے مسلمانو!
اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ حقیقت واضح ہو گئی ہے ظاہر ہو گیا اور منکرینِ حقید کو بھی تو حید کا اقرار
کرنا پڑا۔ آسمانوں اور زمین کا خالق بھی وہی ہے اور ان میں جو کچھ ہے اس کا مالک بھی وہی
ہے زبان قال سے نہ سہی زبان حال سے ہر چیز تو اس کی شاکستری میں زمرہ سے ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کا خالق مالک اور معبود ہے لہذا اساری تعریف و تومعیت کا وہی مستحق ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾ (قرآن/۳۰)

بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے تمام خوبیوں والا ہے۔

کوئی اُس کی تعریف نہ بھی کرے تب بھی وہ سب خوب ہیں والا ہے۔ حمید کا معنی عباد۔
 آلوسی نے کیا ہے المحمود فی جمیع شلوتہ جو اپنی تمام شانوں میں تعریف و ستائش کا
 مستحق ہو (روح المعانی)

اللہ تعالیٰ تعنی ہے اسے کسی کی ضرورت نہیں۔ سب کو اُس کی ضرورت ہے کائنات کا ہر ذرہ
 زبان حال سے اسی کی شکر اُتار رہا ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِخْنِهِ 'سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ'
 اگر طبیعت نیکی پر مائل نہ ہو اور برائی کی عادت نہ چھوڑتی ہو تو چالیس دن تک تنہائی میں
 یہ اسم یا حمید پڑھا جائے جلد ہی اخلاق اچھے ہو جائیں گے۔

نُورِی عادات چھرانے کا عمل : یہ عمل بری عادات چھڑانے کے لئے بہت مؤثر ہے۔
 ایسے لوگوں کو ان سے برائی شتم کرنی ہو ان کو یہ اسم یا حمید روزانہ ۶۱۰ مرتبہ پڑھ کر
 پانی دم کر کے پلائیں اور ۴۳ دن تک یہ عمل کریں ان کا اللہ وہ برائی کو چھوڑ دیں گے۔
 ایسے ہی شرمزید بچان اور تافران اولاد کو رادہ رایت پر لانے کے لئے انہیں بھی دم شدہ پانی
 پلائیں وہ درست ہو جائیں گے۔

اخلاق حمیدہ کا پیدا ہونا : یہ اسم یا حمید "اخلاق حمیدہ پیدا کرنے میں بہت قوی اور
 مؤثر ہے۔ اسے کثرت سے پڑھنے سے زبان پر چاکئی اعمال میں اخلاص کاموں میں نیک
 نیتی عبادت میں شغور اور خضوع دل میں نرمی اور کردار میں عظمت پیدا ہوتی ہے اس کی
 زبان ہمیشہ گلابی گھونٹ سے پاک صاف رہے گی۔ لوگ اس کے اخلاق سے گمراہ نہ ہوں
 گے۔ جہاں اس کا ذکر ہوگا اچھے الفاظ سے ہوگا۔ جو شخص صبح کی نماز کے بعد روزانہ ایک سو
 مرتبہ اس نام کو پڑھے گا لوگ اس سے بہت اچھے اخلاق سے پیش آئیں گے۔ اگر دشمن بھی
 اس کے سامنے آئے تو نیکی نگاہ کر کے چلا جائے گا اور گھبی برائی سے پیش نہ آئے گا۔

تسخیرِ خلق اور محبت : یا حمید کے ذکر سے سب الٰہی پیدا ہوتی ہے اور حضور ﷺ سے
 بے پناہ محبت کا جذبہ دل میں جنم لیتا ہے۔ جس شخص کا نام محمود ہو اُس کے لئے اس اسم کا

ورد بہت اچھا ہے وہ لوگوں کی محبت کا مرکز بن جائے گا۔ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے
تفسیر خلق بھی ہوتی ہے اس لئے جو شخص تفسیر کا محفل ہو وہ اسے روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ
پڑھے اور دو سال تک پڑھتا رہے ان شاء اللہ حسبِ فضا تفسیر حاصل ہوگی۔

بزرگ بننے کا وظیفہ: جو شخص یہ وظیفہ کثرت سے پڑھنے کا معمول بنالے اس میں بزرگی
کے اوصاف پیدا ہوں گے اس کا دل یاد الہی میں سکون رہے گا۔ اس کے تمام گناہ معاف
ہو جائیں گے۔ اس کا ظہر اور باطن ایک ہو جائے گا۔ سب لوگ اس کا بیحد احترام کرنے
لگیں گے۔ اگر کوئی اسے اذیت پہنچانے کی کوشش کرے گا تو نہیں پہچانے گا۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ : اسے بزرگی والے اے حمد والے۔

اللہ تعالیٰ سے دو قسم کا وظیفہ: جو شخص يٰلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ۳۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے اور
(۷) سال تک پڑھائی جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے اس اسم کے ذکر کی بدولت
دوست بنالے گا اور اگر کوئی مالکِ مٹی کی منازل عبور کرنے کے بعد اس اسم کو دن رات
پڑھنے لگے تو اس کی ولایت ظاہر ہو جائے گی اور اس کے پاس آنے والے بے پناہ فیوض و
برکت حاصل کریں گے۔ يٰلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ : اسے دوست اے حمد والے۔

دولت مند بننے کا وظیفہ: جو شخص يٰرَبِّ الْعَالَمِینَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ (اے خدا، اے حمد والے) تین
سال تک روزانہ ۳۰۰۰ مرتبہ پڑھتا رہے ان شاء اللہ وہ دولت مند بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ
اسے دنیا کی تمام نعمتوں سے نوازے گا ہر ملنے والے اس سے عزت سے پیش آئے گا۔

يَا حَبِیْبُ کا جامع وظیفہ: یہ وظیفہ 'یا حَبِیْبُ' کا 'مفضل' اور 'جامع' وظیفہ ہے اور یہ حصول
عزت اور سرداری کے لئے بہت مجرب ہے لہذا جو شخص اس وظیفہ کو ۵۰۰۰ مرتبہ روزانہ ۴۰
دن تک پڑھے گا اسے اس کے تمام فوائد حاصل ہوں گے۔ وظیفہ یہ ہے۔

يَا حَبِیْبُ الْفِعَالُ ذَا النِّعَمِ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهِ بِمُلْكِهِ يَا حَبِیْبُ

(اے اپنے افعال کی حمد والے! اپنی مخلوق پر احسان اور مہربانی کرتے والے! اے حمد والے)

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَهُ الْخَلَائِقُ فِي الْأَجْرِ﴾
 (سہ/۱) سب تعریفیں اللہ کے لئے جو مالک ہے ہر اس چیز کا جو آسمانوں میں ہے اور ہر
 اس چیز کا جو زمین میں ہے اور اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں آخرت میں۔

یعنی کائنات کی بلند یوں اور پستیوں میں ہر چھوٹی اور بڑی چیز کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے
 مالک بھی وہی ہے اور ہر چیز اسی کے فرمان کے سامنے سر اگلندہ ہے جو ربانی جو خدائی کہیں
 نظر آ رہی ہے اسی کے اظہار و کرم کا پتہ تو ہے جو جمال و کمال کسی میں پایا جاتا ہے اسی کے
 حسن ازل کی جلوہ نمائی ہے اسی لئے ہر قسم کی حمد و ثنا کا وہی مستحق ہے۔

تمام چیزیں اُسی کی مخلوق ہیں اور ہر چیز اُس کی مملوک کہ دوسروں کی ملکیت عارضی
 و بھاری ہے حقیقی دائمی اس کی ملکیت ہے۔

صرف اس جہاں فانی کی ہی ہر چیز اُس کی نہیں بلکہ عالم آخرت کی ہر شے کا خالق
 و مالک بھی وہی ہے وہاں بھی اُسی کی مملکت ہوگی جو نعمت کسی کو ملے گی اُسی کے جوہ و عطا کا
 کرشمہ ہوگا اس لئے وہاں بھی ہر قسم کی حمد و توصیف کا سزاوار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

اس دنیا میں تو کئی غلط اندیشی امن کو چھوڑ کر غیروں کی حمد کرتے رہتے ہیں لیکن قیامت
 کے دن مارے حجاب اٹھ جائیں گے حقیقت اپنی تمام رمناہیوں کے ساتھ عیاں ہو جائے گی
 وہاں حمد ہوگی تو صرف اس مالکِ یوم الدین کی۔

قیامت میں دنیا دار کی تعریف کوئی نہ کرے گا صرف رب کی حمد ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے
 محبوبوں کی تعریف اللہ تعالیٰ کی ہی تعریف ہے کیونکہ قیامت میں حضور نبی مکرم ﷺ کی بہت
 حمد ہوگی۔ رب تعالیٰ آپ کو محبوبیت اور محمودیت کے اعلیٰ مقام پر صہوت اور قائم فرمائے گا
 ﴿عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ نِقْمًا تَحْمَدُودًا﴾ (نجم/۱۷)

ہیسا فائدہ فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر ۔۔۔ جس کی بھلائی شان کو دیکھ کر
 دنیا بھر کی زبانیں تیری ثنا گسری اور حمد و ستائش میں مصروف ہو جائیں گی۔

مقام محمود کی وضاحت فرماتے ہوئے خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **هَذَا الْمَقَامُ الَّذِي**
اشْفَعُ فِيهِ لَامَتِي یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا۔
 اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کی حمد میں ایمان ہے عبادت ہے۔ کلمہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ
 کی بھی حمد ہے جو یقین ایمان ہے۔ نماز میں حضور ﷺ کی بھی حمد ہے جو عبادت ہے۔

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ قَابِلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (ط/۱)

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے اور زمین کا۔
 حمد کہتے ہیں کسی کے کمالات اختیار یہ پر اُس کی توصیف اور ثناء کرتا کیونکہ وہ حقیقت
 اللہ تعالیٰ کی ذات ہی تمام کمالات اختیار یہ سے موصوف ہے اس لئے حقیقی حمد و ثناء اسی کے
 لئے سزاوار اور اسی کے لئے مخصوص ہے باقی جہاں کہیں کوئی خوبی اور کمال پایا جاتا ہے تو وہ
 اللہ تعالیٰ کی عطا اور دین ہے اس لئے جس چیز کی بھی ثناء کی جائے وہ حقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی
 ہی ثناء ہوگی جس نے اس شخص یا چیز کو اس کمال و خوبی سے متصف فرمایا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْخَبِيرُ﴾ (ط/۱۵)

اے لوگو تم محتاج ہو اللہ کے اور وہ ہے نیاز ہے اور تمام غنیوں والا ہے۔
 اے لوگو! تم اپنے وجود میں اپنی بقاء میں اپنی فقر و نما میں..... غرض کہ دونوں جہاں کی
 زندگی میں ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے محتاج ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ آنکھ جھپکنے کی دیر
 یا اس سے بھی کم کے لئے اپنی نگاہ لطف پھیر لے تو قصیں ہوش آجائے۔ تم سب اس کے
 محتاج ہو اور وہ بے نیاز ہے۔ کوئی اُس کی تعریف نہ بھی کرے جب بھی وہ سب نوریوں
 والا ہے۔ تم سب اُس کے بندے ہو بندگی کا تقاضا ہے کہ اپنے مولیٰ کی خوب تعریف
 و توصیف بیان کرے۔
 سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّكَ عِزِّهِ * سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿وَقَالُوا الْحَسَنُ لِلَّهِ الَّذِي أَتٰهُبْنَا الْحَزْنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ الَّذِي اٰخٰتٰنَا دَارَ الْمَقٰمَةِ مِنْ فَضْلِهِ ۗ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا فِتْنَةٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا اَلْغَمُ ۝﴾ (فاطر/۳۵) (جب مسلمان جنت میں داخل ہوں گے) تو کہیں گے تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے (بہشت کے لئے) رنج و زور کر دیا۔ بے شک ہمارا رب بڑا بخشنے والا بڑا قدر کرنے والا ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے مقام میں پہنچا دیا جہاں ہم کو نہ کوئی کلفت پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی عسقلی پہنچے گی۔

مصیبت و تکلیف اور رنج کے دور ہونے پر اور پریشانیوں و تکالیف سے نجات حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا چاہئے۔

﴿وَقَالُوا الْحَسَنُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعٰدَهُ ۚ وَآوٰزٰنَا الْاَرْضَ مَتَّبِعُوْا مِنْ الْجَنَّةِ خٰلِفٰتٌ مُّشٰكَاۗءٌ ۚ فَيُنْعَمُ اَجْرُ الْعَبِيْدِيْنَ ۝﴾ (الزمر/۷۴) (اور جب مسلمان جنت میں داخل ہوں گے تو) کہیں گے کہ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہم کو اس زمین کا مالک بنا دیا کہ ہم جنت میں جہاں چاہے مقام گزریں، تنگ نمل کرنے والوں کا یہی اچھا چل ہے۔

اور جن خوش نصیبوں کے بارے میں بخش دینے کا فیصلہ ہو گا ان کو بڑی عزت و اکرام سے نعم جنت کی طرف فرشتے لے جائیں گے۔ کیا دلکش منظر ہو گا ان پاک نفس لوگوں کو گمراہ و رگمراہ جنت میں داخل کیا جائے گا اور سب سے پہلے داخل ہونے والے ہمارے آقا و مولیٰ حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے۔

مسلم شریف کی حدیث ہے: انا اول من يقدِّع باب الجنة یعنی حضور ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اسے کھولنے کے لئے کہوں گا تو جنت کا
تھانڈا پانی پھٹے گا۔ آپ کون ہیں؟ میں اپنا نام بتاؤں گا تو وہ کہے گا کہ مجھے آپ کے مطلق ہی حکم
و یا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔ (تفسیر تیسرا القرآن)

﴿وَنَزَى الْمَلَائِكَةُ حَاقِبِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَنُصِّي
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الزمر/۷۵)

آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے چاروں طرف حلقہ باندھے کھڑے ہوں گے
اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہوں گے اور اس دن تمام بندوں کا ٹھیک ٹھیک
فیصلہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف سے کہا جائے گا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (تمام
تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے)

دوڑتی دوڑتی وہ عرش میں پھینک دیئے جائیں گے اور اہل جنت فرودیں میں میں
اتمامت گزریں ہو جائیں گے اس وقت نورانی مالک اللہ تعالیٰ کے عرش کے ارد گرد حلقہ
باندھے اپنے رب کریم کی حمد و ثناء کے گیت گارہے ہوں گے۔

اس دن تمام بندوں کا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف سے کہا جائے گا
﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام عالم کا
پروردگار ہے) یہ حمد کرنے والے کون ہوں گے؟ علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں اہی نطق
القوم اجمعه ناطقه وبهيمة الله رب العالمين یعنی کائنات کی ہر چیز اپنے خالق
و مالک کریم و رحیم پروردگار کی حمد کرے گی۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿فَلِلّٰهِ الْمُلْكُ ذِي السَّمٰوٰتِ وَذِي الْاَرْضِ ذِي الْعَرْشِ الْعَلِيِّ﴾ (البقرہ/۳۶)

پس اللہ ہی کے لئے تمام قریف ہے جو پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

سورہ الجاثیہ کا اختتام کس شاندار اور اثر آفریں انداز سے ہو رہا ہے عالم کے صانع مقرر کا انکار کرنے والے انکار کرتے رہیں اور اس پر اپنے لامائل والکن کا انکار کرتے رہیں۔ شرک کرنے والے اپنا مذکا لاکرتے رہیں اور شرک کو ثابت کرنے کے لئے وہ لاکھ جتن کرتے رہیں ان کے انکار سے حقیقت نہیں بدل جائے گی کوئی ماننے یا نہ ماننے پر قسم کی تعریفوں اور ثناء، مسخریوں کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہے جو آسمانوں کا رب زمین کا رب بلکہ سب جہانوں کا رب ہے بچی اور سرحدی عقلمنیں اور ہر طرح کی بڑائیاں اسی کوڑیا ہیں آسمانوں اور زمین میں اسی کی کبریائی کا ذکر کا بج رہا ہے وہی سب پر غالب اور بڑا دادا ہے۔

﴿وَمَا نَقْمُوا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِيْ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ (البقرہ/۲۵۷)

(ایک کافر بادشاہ کے مسلمانوں کو ستانے اور تکلیفیں دینے کا اوپر سے ذکر ہے) اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا۔ پھر اس کے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو بہت دوست ہے اور تعریف کا مستحق ہے اسی کے لئے سلطنت ہے آسمانوں کی اور زمین کی۔

اللہ تعالیٰ کی شکر رانی کا سب آسمانوں اور زمین میں چل رہا ہے کائنات ارضی و سماوی میں کوئی چہ کوئی ذرہ اس کے حکم کے بغیر جنبش نہیں کر سکتا۔ بلندیوں اور پستیوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جس کا اسے علم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔

﴿وَاللَّيْلَةَ يَسْجُدُونَ بِخُنُودِهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِنَفْسِهِ الْأَرْضِ﴾ (شوری/۵)
اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو زمین میں
رہتے ہیں ان کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

فرشتے اپنی پاک اور نورانی زبانوں سے ان تمام عیوب و نقائص سے اللہ تعالیٰ کی پاکی
بیان کر رہے ہیں جو انسان اپنے خالق کی طرف منسوب کرتا ہے اس کی صفات کمال کا ذکر
کر کے اس کی حمد و ثناء کے گیت گارہے ہیں اور اس کے ساتھ اولاد آدم کے لئے مظہر
طلب کرتے ہیں اسی وجہ سے عذاب ملا ہوا ہے اور فسق و فجور کی گرم بازاری کے باوجود
یساط عالم آفت نہیں دی جاتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت ملائکہ برحق ہے۔ دوسرے
یہ کہ فرشتوں کو اس شفاعت کا اذن مل چکا ہے اور آج وہ مسلمانوں کی شفاعت کر رہے ہیں
بحر حضور ﷺ رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفاعت میں کیوں تامل ہے! جب اللہ تعالیٰ
کسی کو کچھ دینا چاہتا ہے تو قبول بندوں کی دعا سے دیتا ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو
بھلا چاہتا ہے تو فرشتوں سے کہہ دیا کہ ان کے لئے بخشش مانگا کرو۔ حضور نبی کریم ﷺ
کو راضی کرنا ہو تو ان کے غلاموں کو دعا کریں دو۔ فرشتے حضور نبی کریم ﷺ کو راضی
کرنے کے لئے آپ کی امت کو دعا کریں دیتے ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ حضور نبی کریم ﷺ
کے صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار (عادات گرام) کے دُعا گور ہیں۔

﴿وَأَمَّا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسْتَجِبُ بِخُنُودِهِ وَلَكِنْ لَا تَقْفَلُونَ تَسْبِيحَهُمْ﴾ (الناس/۴۳)
اور اس کائنات میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں مگر وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور اس کی حمد
کرتے ہوئے۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔

مفسر عظیم حضرت صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین اشرفی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہر زندقہ و بیعت اللہ عز و جل کی تسبیح کرتی ہے اور

ہر چیز کی تسبیح اس کی حسب حیثیت ہے مفسرین نے کہا ہے کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور
چھت کا چننا یہ بھی تسبیح کرتا ہے اور ان سب کی تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔
(تفسیر خزائن العرفان)

ہر چیز زبانِ قاتل سے دُپِ تعالیٰ کی تسبیح خواں ہے صرف زبانِ حال سے نہیں کیونکہ
حال تو برعاقب سمجھ جاتا ہے ہاں اُن کا قاتل سمجھ سے وراء ہے۔ بعض صالحین وہ قاتل بھی
جانتے ہیں اور ان کی تسبیح سننے میں چنانچہ صحابہ کرام کھاتے وقت کمانے کی تسبیح سنا کرتے تھے
حتیٰ کہ روئے کی آواز سنی۔

خیال رہے کہ اگرچہ ہر چیز تسبیح پڑھتی ہے لیکن ان تسبیحوں کی تاثیروں میں فرق ہے اس ہی
لئے ہرے کی تسبیح سے میت کے سداپ قبر میں تخفیف ہوتی ہے اگرچہ خود کفن اور قبری مٹی بھی
تسبیح پڑھ رہی ہے اس لئے قبروں پر پھول و ہزہ ڈالتے ہیں۔ ایسے ہی کافر و مومن کی تسبیح
کی تاثیر میں فرق ہے بلکہ خود مومنوں میں ولی اور غیر ولی کی عبادات میں فرق ہے۔
(تفسیر خزائن العرفان)

کائنات کی پلندہ پاں اور پستیاں اور اُن میں بسنے والی ہر چیز بلا استثنا اس کی تسبیح بھی
کرتی ہے اور اس کی حمد بھی بیان کر رہی ہے یعنی وہ ہر محبوب اور شائق سے پاک ہے اور ہر
صفت کمال سے متصف ہے لیکن تم اُن کی تسبیح و تحمید کو کھنسنے سے قاصر ہو۔ بعض علماء کا خیال تو
یہ ہے کہ ذی عقل اور جاندار چیزیں تو زبانِ قاتل سے اس کی حمد و ثناء کے گیت گارہی ہیں اور
بے زبان چیزیں زبانِ حال سے اپنے خالق کی حکمت و قدرت کی طرف اشارہ کر رہی ہیں
لیکن احادیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز مصروفِ حمد و ثناء ہے۔ امام بخاری نے
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا **لقد كنا نسمع تسبيح**
الطعام وهو يوكل کہ کھانا جب کھایا جا رہا ہوتا تھا ہم اُس کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

امام مسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے **قال رسول الله**
ﷺ اني الاعرف حجرا بمكة كان يسلم على قبل ان ابعث اني لاعرفه الان

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مکہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام دیا کرتا تھا۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں متعدد مقامات پر منجور کے اس منہ کا ذکر کیا ہے جس سے حضور نبی کریم ﷺ ایک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اور جب منبر بن گیا اور حضور ﷺ نے اس کے ساتھ ایک لگا کر خطبہ دینے کے بجائے منبر پر خطبہ دیا تو وہ لگا کر حجر محبوب کی تاپ نہ لاکر دیڑا۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن اشیاء کو ہم بے عقل اور بے حس خیال کرتے ہیں وہ بھی اور اک اور جس رکھتی ہیں لیکن ہم ان کی قوتوں کا ادراک نہیں کر سکتے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

حکایت : صاحب فرہت الہالس نے ایک بزرگ کی ذکاوت نقل کی ہے کہ انہوں نے قرآن پاک کی جب یہ آیت پڑھی ﴿وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ (اور اس کائنات میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں مگر وہ اس کی پائی بیان کرتی ہے اور اس کی حمد کرتے ہوئے) تو ان کے دل میں خیال آیا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر ان چیزوں کی آواز میں سنائی کیوں نہیں دیتی؟ یہ خیال آتے ہی انہیں پیشاب کی حاجت ہوئی اور وہ لوٹے کی طرف لپکے تو لوٹے سے آواز آنے لگی 'اللہ اللہ' انہوں نے لوٹے سے جو اللہ عز و جل کا نام پاک سنا تو شرمائے کہ اس ذکر اللہ کرنے والے کو بیت اللہ میں کیسے لے جائیں؟ یہ تو بے ادبی ہوگی۔ تو پھر دھڑکا اٹھانے پر سب دھیلوں سے آواز آ رہی تھی 'اللہ اللہ' اب وہ حیران ہوئے کہ ان دھیلوں کو بھی بیت اللہ میں کیسے لے جاسکتا ہو؟ جو اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ الغرض وہ جس طرف بڑھتے ہیں ہر چیز سے اللہ اللہ کا ورد ہونے لگتا ہے ان حیران ہونے کو کیا کروں۔ اسے میں فہمی آواز سنئی کہ کچھ کہجئے؟ کہ ہم ان چیزوں کی آواز تمہارے کانوں کو اسی لئے نہیں سننے دیتے تاکہ تمہارے کچھ دوبارہ نہ مرنے کے سارے کام نہ ترک جائیں۔ وہ بزرگ فرما مجھ سے میں گر گئے اور اپنے دوسرے دل کی معافی چاہی۔ (نور الہالس)

الغرض یہ حقیقت ہے کہ ہر بیچ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہر چیز بے خود ہے لیکن اس راؤ کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کے کان حق آتشا ہیں۔ صرف بلبل ہی اپنے پھول پر تسبیح خواں نہیں بلکہ ہر ایک کا ثنا خود اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کر رہا ہے۔

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنے کمرے میں زیور پڑھ رہے تھے دیکھا کہ مٹی میں سے ایک مرغ کیڑا نکلا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے دل میں کہا کہ اس کیڑے کو اللہ عزوجل نے کس بات کے لئے بنایا ہے؟ اللہ عزوجل نے کیڑے کو حکم دیا اور وہ کہنے لگا کہ میرا دن ایسا ہے کہ اللہ عزوجل نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ہر روز ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھا کروں **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْعِزَّةِ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** (اللہ عزوجل پاک ہے اور اللہ عزوجل کی حمد ہے اور اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے) اور میری ہر شب اس طرح گزرتی ہے کہ رات کو میرے اندر اللہ عزوجل نے یہ بات ڈال دی کہ ہر رات کو ایک ہزار مرتبہ یہ ورد شریف پڑھوں۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاَمِیْ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔ اے اللہ (عزوجل) محمد نبی امی ﷺ پر رحمت فرما اور آپ کی آل و اصحاب پر سلامتی فرما یا۔ (مکملہ القلوب)

(۵۰) شفاء شریف میں ہے حضرت مولانا اعلیٰ کرم اللہ وجہہ لکھنؤ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں جا رہا تھا ایک مقام پر پہاڑوں کا سلسلہ آیا ہم ابھی زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ ایک آواز آئی۔ بڑی پیاری پیاری آواز تھی الفاظ یہ تھے **الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے چاروں طرف دیکھا آواز تھی غمرا آواز دینے والا نظر نہ آتا تھا۔ وہ بارہوی آواز آئی مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا تو میں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آقا!

ان پہاڑوں میں آپ کا کون عاشق ہے جو اس محبت و ذوق سے درود پڑھ رہا ہے؟
 حضور ﷺ نے فرمایا: تمہیں دو پہاڑ نظر آ رہے؟ کہا: ہاں۔ اس کے اوپر ایک چوٹی
 نظر آتی ہے۔ کہا: ہاں۔ اُس کے اوپر ایک حجر موجود ہے۔ کہا: ہاں۔ تو فرمایا: وہ حجر
 مجھ پر صلوة و سلام پڑھ رہا ہے۔
 الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

﴿فَتُصَبِّحُ النَّاسَ جِبِينَ ثَنَسُونَ وَحِينَ تَصْبَحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّوَاتِ
 وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ﴾ (الروم/ ۷۸)

اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرہ جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور اسی کے لئے ساری
 قہر لیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں نیز (پاکی بیان کر دو) سہ پہر کو اور جب تم وہ پہر
 کرتے ہو (یعنی برآں اور برہم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں)۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھو کیونکہ ان اوقات میں تسبیح پڑھنے کے بڑے فضائل و ارد ہیں ان
 وقتوں میں نمازیں پڑھو کیونکہ نماز میں تسبیح و تحمید سب ہی یکجہ ہے اور ان وقتوں میں زندگی
 میں انقلاب ہوتا ہے لہذا چاہئے کہ ہر حالت اللہ کے ذکر سے شروع ہو۔ شام میں مغرب
 و عشاء کی نمازیں آگئیں اور نماز فجر میں نمازیں یہ ہوئیں۔ تمام آسمان و زمین والے
 خصوصیت سے ان اوقات میں اللہ کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔ اے انسان تم اشرق الفلق ہو
 تم ان اوقات میں کیوں غافل رہتے ہو۔ عشیاً میں نماز عصر اور ظہروں میں نماز ظہر
 مبرا ہے۔ جو کوئی ان اوقات میں نماز کی پابندی کرے وہ جو بابر وقت اللہ کی یاد میں رہتا ہے۔
 اے آیت میں پانچوں نمازوں کا متع ان کے اوقات کا ذکر آ گیا ہے جیسا کہ حضرت ابن
 عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا قرآن میں پانچ نمازوں کا ذکر سرِ صبح ہے
 تو فرمایا ہاں۔ اور استدلال میں یہی آیت پیش کر کے فرمایا کہ حین قمسون میں نماز
 مغرب اور حین تصبحون میں نماز فجر اور عشیاً میں نماز عصر اور حین ظہرون میں

فماز ظہر کا ذکر صریح موجود ہے اب صرف نماز عشاء رہی۔ اس کے ثبوت میں دوسری آیت کا جملہ ارشاد فرمایا من بعد صلوٰۃ العشاء۔

اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حین تسمعون میں نماز مغرب و عشاء دونوں داخل ہیں۔

سیدنا امیر اہم علیہ السلام یہ گھمات صبح شام پڑھا کرتے تھے۔ ابو داؤد و طبرانی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو آجوں کے متعلق فرمایا کہ جس شخص نے صبح کو یہ گھمات پڑھ لئے تو ن بھر میں اس کے عمل میں جو کوتاہی ہوگی وہ ان گھمات کی برکت سے پوری کر دی جائے گی اور جس نے شام کے وقت یہ گھمات پڑھ لئے تو اس کے رات کے اعمال کی کوتاہی اس کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔

(رد المحتار) ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُنْسَوْنَ وَحِیْنَ تُضَيِّقُونَ﴾ وَلَیْلَ الْخَمِیْسِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِیْنَ تُظْهِرُونَ ﴿يُخْرِجُ الْخَمَیْمَ مِنَ النَّبْتِ رِیْضًا
الْقَيْتَ مِنَ الْخَمِیِّ رِیْضًا الْآرَضَ بَعْدَ مُوْتِیْهَا﴾ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿(الروم/۱۸)

﴿وَسُبْحٰنَ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعِشَیِّ وَالْاَبْكَارِ﴾ (البقرہ/۵۵) صبح اور شام (بہشت) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

حاملین عرش (فرشتوں) کی تسبیح و تحمید:

﴿الَّذِیْنَ یُحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّہِمۡ وَیُؤْمِنُونَ بِہٖ
وَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا﴾ (البقرہ/۲۵۵) جو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور وہ جو عرش کے ارد گرد (اطراف) ہیں وہ تسبیح کرتے ہیں تمہارے ساتھ اپنے رب کی اور ایمان رکھتے ہیں اس پر اور استغفار کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو یہ تسلی دے رہا ہے کہ وہ عظیم الشان فرشتے جو عرشِ اعظم کو اٹھائے ہیں اور وہ مقرب ملائکہ جو ہر لمحہ عرشِ الہی کے طواف میں سرگرم ہیں اور اپنے رب کریم کی حمد و ثناء میں مشغول رہتے ہیں وہ ہر لمحہ تمہارے لئے (ایمان والوں کے لئے) ہمارا گواہ الہی میں دستِ بدعا رہتے ہیں۔ یہ فرشتے اپنے رب کی تسبیح بھی کرتے ہیں اور اس کی حمد و ثناء بھی کرتے ہیں۔ وہ کن کلمات سے تسبیح کرتے ہیں اس کے بارے میں ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: **سُبْحَانَ ذِي الثَّلَاثِ وَالْاَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعِظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبَرِيَّاتِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ سُبْحَانَ قُدُّوسٍ رَبِّنَا وَذِي الْمَلِكَةِ وَالرُّوحِ**

آج چار فرشتے عرشِ اٹھائے ہوئے ہیں قیامت میں آٹھ اٹھائیں گے رب فرماتا ہے **﴿وَيُخَوِّلُ عَرْشَ رَبِّكَ قُوَّتَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةً﴾** (اعمالہ/۱۷) جو عرشِ اعظم کا طواف کرتے ہیں انہیں کروٹیں کہتے ہیں ان کی تعداد رب ہی جانتا ہے۔ فرشتے تسبیح و تہلیل کرتے ہیں یوں کہتے ہیں **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى حَمْدِكَ بَعْدَ عَمْدِكَ**۔

(۱۸) شفاعتِ ملائکہ برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل کے علاوہ ان ملائکہ کا دوسرا عہدہ یہ ہے کہ وہ اہل ایمان کے لئے ہر لمحہ دعا کریں مانگتے رہتے ہیں۔ فرشتے مسومنوں کے لئے آج بھی دعائے مغفرت کر رہے ہیں۔

(۱۹) مسومن بڑی عزت والے ہیں کہ رب تعالیٰ کے قرب حضورِ میں ملائکہ کی زبان سے حمد و ثناء کے ساتھ ان کا ذکر بھی ہو رہا ہے اور ان کے لئے دعائیں بھی ہو رہی ہیں (۲۰) مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ ان فرشتوں کا ذکر خیر سے کیا کریں اور ان کے لئے دعا خیر کیا کریں کیونکہ ہر لڑکی کا نیکی ہے رب فرماتا ہے:

﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾

(۲۱) مسلمانوں کے لئے نیکانہ و نیکانہ کی اور بے غرض دعا کرنی سنتِ ملائکہ ہے اور رب کی رضا کا ذریعہ۔

(۲۶) مقدس مقامات پر حاضر ہو کر محمد الہی کے ساتھ ساتھ مسلمان بھائیوں کے لئے دعا مانگنی زیادہ قبول کے قریب ہے۔ حاجی کو چاہئے کہ کعبہ معظمہ عرقاۃً مطہرۃً منیٰ اور روضہ النبی ﷺ کی مقدس جالی پر تمام مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرے۔

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَى بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا﴾ (الفرقان/۵۸) اور اس ذات پاک پر توکل رکھئے جو زندہ ہے اور کبھی اس کو نہیں اور اس کی تعریف گئے ساتھ تسبیح کرتے رہئے (یعنی تسبیح و تحمید میں مشغول رہئے) کسی کی مخالفت کی پروا نہ کیجئے (کیونکہ وہ پاک ذات اپنے بندوں کے گناہوں سے کوئی خبردار ہے) قیامت میں ہر شخص کی مخالفت کا بدلہ دیا جائے گا ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ﴾

﴿إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ﴾ (الحجہ/۳) پس ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿يَسْبِغُ لَكُمْ فِي الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ الْأَرْضُ وَالْأَنْثُ وَالْخَنْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (التھان/۲)

اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں اسی کے لئے ماری سلطنت ہے اور وہی تعریف کے قابل ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ﴾ (البقرہ/۹۸) آپ اپنے رب کی تسبیح و تہلیل کرتے رہیں اور سجدہ کرتے والوں (کمزائیوں) میں شامل رہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کا قلب خلق خدا کے ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات سے لبریز تھا۔ حضور ﷺ جب اپنی قوم کی گمراہی اور اس پر ان کے اصرار کو دیکھتے تو دل زور سے بھر جاتا اور شدید قسم کی تکلیف محسوس ہونے لگتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو اس غم و اندوہ سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ عقین فرما رہا ہے کہ جب ان کی نافرمانی کے باعث آپ عقین ہو جائیں تو اسی وقت اپنے رب قدوس کی تسبیح اور اس کی حمد میں مشغول ہو جائیں اور اپنا سر نیاز اس کی بارگاہِ صمدیت میں جھکا دیں، غم و اندوہ کے پاول خود بخود چھوٹ جاتے ہیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ فوراً نماز میں مصروف ہو جاتے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج امر فزع الي الصلوة (رواہ احمد فی سندہ) ہم ناموں کے لئے بھی رنج و غم سے نجات پانے کا یہی مؤثر ذریعہ ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ * سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالنَّارُ الْكَلْبَةُ مِنْ خِيفَتِهِ﴾ (الرعد/۱۳) اور رعد (فرشتہ) اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا ہے اور دوسرے فرشتے بھی اس کے خوف سے (تسبیح و تہلیل کرتے ہیں)۔ علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص بجلی کے کڑکنے کے وقت سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالنَّارُ الْكَلْبَةُ مِنْ خِيفَتِهِ پڑھے گا اس کو بجلی کے نقصان سے حفاظت حاصل ہوگی۔ ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ جب بجلی کی کڑک سنا کر وہ اللہ کا ذکر کیا کر، بجلی ذکر کرتے والے تک نہیں جاسکتی۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ بجلی کی کڑک جسے وقت تسبیح کیا کر، تجھیر نہ کیا کر۔

یہ بجلی کی کڑک جسے سن کر تم دہل جاتے ہو اور تمہارے روتے کھڑے ہو جاتے ہیں وہ بھی اپنی زبانِ حال سے یہ گواہی دے رہی ہے کہ اس کا پیدا کرنے والا ہر صیغہ اور ہر

نا تو اتنی سے پاک ہے، برحق بی اور کمال سے متصف ہے اور فرشتے بھی اس کی پاکی اور حمد کے ترانے گارہے ہیں۔ سب اس کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں، کوئی بڑی سے بڑی قوت اور مقرب سے مقرب فرشتہ اس کے سامنے ذم نہیں مار سکتا۔ بعد اس کڑک کو کہتے ہیں جو بادلوں کے آپس میں کھرانے سے پیدا ہوتی ہے اور اس فرشتہ کا نام بھی ہے جس کے نام بادلوں کی تہ پر اور انتظام ہے **قال ابن عباس الرعد ملك انه موكل بالمحاب يصرفه حيث يؤمر** (بخ)

حمور بنی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بادل گرے اور بجلی کڑکے تو جرحض یہ کلمات پڑھے، اگر اس کو بجلی سے نقصان پہنچے تو اس کی وحیت کا میں ذمہ دار ہوں۔

سُبْحَنَ مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَنْدِهِ وَالتَّلَاقُ مِنْ حَيْثُ بِهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

﴿وَسُبِّحَ بِحَنْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ الْيَلِ قَسْبِخَ وَالْمَرَاتِ الْفَهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى﴾ (لا/۱۴۰) (اے حبیب ﷺ! آپ ان لوگوں کی نامناسب باتوں پر صبر کیجئے) اور اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے رہا کیجئے۔

آفتاب نکلنے سے پہلے اور غروب سے پہلے اور رات کے اوقات میں تسبیح کیا کیجئے اور دن کے اول و آخر میں تاکہ آپ (اس ثواب اور بے انتہا بدلے پر جو ان کے مقابلہ میں ملے گا) بے حد خوش ہو جائیں۔ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ**

اے حبیب ﷺ! ان کی دل آزاریوں، بہتان طرازیوں اور بدخویوں پر صبر فرمائیے اور ہم وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح میں مشغول رہیے۔ ہم آپ کو خوش و خرم فرما دیں گے۔ اسلام کو جو عروج حاصل ہوگا کہ آپ کا دل پاش پاش ہو جائے گا یہ بد کے ہوئے جانوروں کی طرح دور بھاگنے والے آپ کی روشن کی ہوئی شمع ہدایت پر پروانہ و ارتقا رہوں گے ان کی ساری غمشیاں آرزوئیں اس بات میں سمٹ کر رہ جائیں گی کہ تیرے اشارہ و پروا پر جان دے دیں اور تیرے قدموں پر اپنے سر قربان کر دیں۔ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ**

اس آیت میں نمازوں کے اوقات کی طرف بھی اشارہ ہے قبل طلوع سے مراد نماز صبح اور قبل غروب سے مراد نماز عصر، آٹا، ایل سے مراد نماز عشاء اور تھہہ، اطراف النہار سے مراد ظہر اور مغرب۔

معلوم ہوا کہ مصائب اور آفتوں کو دور کرنے میں ہمہ وقت خالص اہمیت کے حامل ہیں۔ ہر وقت صبر کا دامن تھامتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرنی چاہئے۔ زندگی میں کبھی انسان دل آزاریوں، خطر و طعن، بہتان طرازیوں، ظلم و زیادتی اور بُرے سلوک و بدعت کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے اور حالات سے مایوس ہو جاتا ہے۔ ان آزمائش کے حالات میں صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا اور ہمہ وقت تسبیح میں مشغول رہنا چاہئے ان شاء اللہ صبر و یقین ہو جائے گا۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ' وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ' وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفطہ/۱۸۳) آپ کا رب جو عزت و عظمت والا ہے پاک ہے ان چیزوں (جنتوں اور عقیدوں) سے جن کو یہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام تعریف اللہ ہی کے واسطے ثابت ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

سورہ الفطہ کا کیا حسن انجام ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ' وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ' وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تین مرتبہ پڑھیں، گویا اس نے امر کا بہت بڑا ثبوت لے لیا۔

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ' وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ ' وَالْبَازِ النَّجْمِ﴾ (طور/۲۹) اور اپنے رب کی تسبیح و حمد کیا کرو (بھلی سے یا سوئے سے) آٹھنے کے بعد (یعنی تھہہ کے وقت) اور رات کے وقت بھی اس کی تسبیح کیا کریں اور ستاروں کے (غروب ہونے کے بعد بھی)۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ' سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

دوامت میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ بڑے بڑے توفیق پدران بہادر میدان سے بھاگ جاتے ہیں۔ جب آفت پر آفت اور مصیبت پر مصیبت لوٹتی ہے تو بڑے بڑے جو افرادوں کے قدم اکھڑ جاتے ہیں اس لئے صبر کا حکم دینے کے بعد ہدایت فرمائی کہ اپنے چہرہ نگاری ہمہ فصیح میں ہر وقت مشغول رہا کریں۔ ذکر الہی سے ہی ایسی قوت پیدا ہوتی ہے کہ انسان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹتے ہیں اور وہ آف تک نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق ان سعادت مندوں کو بخشتا ہے جو دن رات اس کے ذکر میں محو رہتے ہیں۔ فرمایا: صبر بھی آپ کھڑے ہوں تو اپنے رب کی حمد اور اس کی پاکی بیان کریں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے شاہسول کو بھی یہی تلقین فرمایا کرتے۔ امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلَسٍ وَكَثُرَ فِيهِ لُغَطُهُ فَقَالَ قِيلَ إِنَّ يَلْعَنُ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلَسٍ مَسْخَاكَ اللَّهُمَّ وَيَحْتَفِظُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی مجلس میں بیٹھا ہے اور خوب گھیس بانگ ہے لیکن اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کہتا ہے: مَسْخَاكَ اللَّهُمَّ وَيَحْتَفِظُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ اللہ تعالیٰ اس مجلس میں جو گناہ اس سے ہوئے ہیں بخش دیتا ہے۔

اسی طرح اگر رات کو سونے سے سوئے انسان کی آنکھ کھل جائے تو اس وقت یہ تسبیح پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَسَنَةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ وَالْحَسَنَةُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ یہ کہنے کے بعد جو دُعا مانگے گا وہ قبول ہوگی اور اگر دُعا نہ کرے لہذا پڑھے تو اس کی دُعا نماز بھی قبول ہوگی۔ (بخاری شریف)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول مبارک تھا کہ جب صلیب ارشاد فرماتے تو اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح سے کرتے۔

والدبار النجوم سے مراد نماز صبح ہے کیونکہ سورج کے طلوع ہونے کا وقت جب قریب آجاتا ہے تو ستاروں کی روشنی مائل بننے لگتی ہے۔ یہاں معلوم ہوتا ہے کہ گویا رات بھر نور افشانی کرنے کے بعد وہ یہاں سے پیٹھے پھیر کر نہیں جاتا ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نماز صبح کے بعد ذکر بیوی بابرکت چڑھتا ہے۔ اہل سنت کی مساجد میں نماز صبح کے بعد بڑے اہتمام اور پورے شوق سے گلہ شریف اور ورد شریف کا ذکر و راصل اسی آیت کی قلیل ہے۔ (تکبیر نبیاء القرآن)

﴿فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ
وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ (ق/۳۰) پس ان لوگوں کی (نامناسب باتوں پر) جو کچھ وہ کہیں میرے اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب کے غروب کے بعد اور رات میں بھی اس کی تسبیح و تحمید کیجئے اور (قرض) نمازوں کے بعد بھی تسبیح و تحمید کیجئے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے الصلوٰۃ قبل الطلوع والفجر وقبل الغروب الظهر والعصر ومن الليل العشاء ان والدبار السجود التواضع بعد الفرائض یعنی طلوع آفتاب سے قبل نماز سے مراد فجر ہے اور غروب سے قبل مراد عصر اور عصر ہے اور من الليل سے مغرب اور عشاء۔ اور بالسجود سے دو نوافل مراد ہیں جو فرائض کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔ (روح المعانی)

ادبار السجود سے مراد وہ اذکار بھی ہیں جو فرائض کے بعد پڑھے جاتے ہیں اور جو احادیث صحیحہ میں بکثرت موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز قرض کے بعد (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ (۳۳) مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور (۳۳) مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہتا ہے اور آخر میں کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِصْفُ وَلَهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو بخش دیتا ہے خواہ مسند کی جھالک کے برابر ہو۔ (رداء العظیم ص ۱۰۱ تکبیر نبیاء القرآن)

﴿تَسْتَغِيحُ بِخُحْدِ رَيْكَ وَاسْتَنْفِيزًا ۖ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ (الفص ۳) یہی آپ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہے اور اُس سے مغفرت طلب کرتے رہے۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول اور پیارے بندے محمد مصطفیٰ ﷺ کو فرما رہا ہے کہ جب میری مدد و پشت پناہی کے لئے بھیجے جائے اور میری مہربانی سے فتح نصیب ہو جائے اور جو لوگ آپ تک شیخ اسلام کو بھجائے کے لئے طوفان بن کر اٹھتے رہے وہ اسلام پر پروانوں کی طرح بٹار ہوئے لگیں اور فوج در فوج اس دین کو قبول کرے لگیں تو آپ کا فرض یہ ہے کہ آپ اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کریں۔

کامیابی اور نعمتیں حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور پاکی بیان کرنا (حمد و تسبیح) ضروری ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ۖ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

رب اوزعنی ان الشکر نعمتک التی ائمت علی وعلی والدی وابن اعل صلحا ترضہ واصلح لی فی ذریعتی امی تمت الیک وانی من المسلمین۔

سبحانک اللہم وبحمدک لیلًا ونهارًا ۖ سرًا وجاهارًا۔ والصلوة والسلام علی خیر عرشک وعروس ملکک کلیرا کثیرا۔

تمہیں اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی انعام و عطا سے مالا مال کیا ہے اور اُس کی تعریف کی اہمیت

حقیقت تو حیدر : اسلام کے بنیادی عقیدہ تو حید کو قرآن و حدیث اور علماء ائمہ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ (۱) اعلیٰ توحید توحید اور شفاعت شان کبریٰ اور منصب رسالت (۲) ربوبیت عامہ اور خاصہ صفات الہی عقیدہ توحید اور عرش میلا داتی عظیم (۳) عبادت اور تعظیم عبادت اور استعانت و عبادت و توحید بشریت و عبدیت محمد مصطفیٰ ﷺ (۴) اس کتاب کے موضوعات ہیں

حمد الہی اور احادیث مبارکہ

افضل ترین ذکر :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے افضل ترین ذکر **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** ہے اور بزرگ ترین دُعا **الحمد لله** ہے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)
الحمد لله کے معنی : تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ وہ تمام صفات کمالات کا جامع ہے۔
 دُعا میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اپنی حاجت ہوتی ہے **الحمد لله** میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں اسی لئے **الحمد** کو بہترین دُعا فرمایا گیا۔ جب نصیرہ مسکین کسی فنی دہلی کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس کی تعریف کرنے لگے تو سمجھو کہ کچھ مانگ رہا ہے۔ یوں ہی جب ہم نصیرہ اللہ تعالیٰ کے دروازے پر اس کی حمد و ثنا کریں تو سمجھنا چاہئے کہ ہم اس سے مانگتے ہی ہیں۔ سورہ فاتحہ کو ام القرآن کہتے ہیں کیونکہ یہ **الحمد** سے شروع ہوتی ہے۔

حمد شکر کا سر ہے :

روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے :
 ”حمد شکر کا سر ہے جس بندے نے خدا کی حمد کی اس نے رب کا شکر ہی نہ کیا۔“ (مشکوٰۃ)
 جو شکر حمد الہی کے بغیر ہو وہ شکر گھج نہیں۔ جیسے بغیر سر کے جسم درحقیقت جسم ہی نہیں۔
 بعض صوفیاء فرماتے ہیں کہ شکر کی اصل جگہ دل و اعضاء ظاہری ہیں۔ دل سے رب کی نعمتوں کا اقرار اعضاء سے عبادت شکر ہے اور حمد کی اصل جگہ زبان ہے اور دل و غیرہ لوگوں سے غنی ہیں زبان لوگوں پر ظاہر اور شکر میں اظہار اصل مقصود ہے اس لئے حمد کو شکر کا سر قرار دیا گیا کہ متعدد شکر حمد سے ادا ہوتا ہے۔ (مرقات)

سب سے پہلے جنت کی طرف بلا یا جانا:

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنہیں قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کی طرف بلا یا جائے گا وہ ہوں گے جو خوشی و غم میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

اس طرح کہ ہر حال میں رب کی حمد کرتے رہتے ہیں۔ تبدیلی حالات ان کو نہیں بدلتی راضی برضا رہتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ رب سے راضی رہے لہذا رب بھی ان سے راضی رہا۔ وہ رب کے قہوڑے درق سے راضی تو رب تعالیٰ ان کی قہوڑی عبادت سے راضی۔ وہ رب کے پیسے ہوئے ربی و غم پر راضی تو رب ان سے کٹا و مرزوبوئے پر بھی راضی۔ فرماتا ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اللہ تعالیٰ یہ درجہ نصیب کرے۔ (آمین)

فرشتوں کا نیکی لکھنے کے لئے لپکنا:

حضور نبی مکرم ﷺ کی مجلس میں ایک شخص حاضر ہوا اور جھپٹے ہوئے یہ کلمات کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا مَّحَبَّتًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰی (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو ایسی اس شخص نے یہ کلمات کہے وہیں فرشتے ان کی طرف لپکے ہر ایک حریف تھا کہ میں ان کو لکھ لوں لیکن ان کی سمجھ میں یہ نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کلمات کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ رب العزت کے سامنے ان کو پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو ایسے ہی لکھو جیسے میرے بندے نے کہا ہے (میں خود اس کا ثواب دوں گا)

معلوم ہوا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا چاہئے۔ وظائف دعاؤں اور حمد و ثنا کی بکثرت احادیث ہیں جس میں حضور نبی مکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے عمل کی تائید فرمائی اور انھیں بہت زیادہ ثواب کی خوشخبری و بشارت دی گئی۔ حضور نبی المرسلین ﷺ

نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے نئی ڈھانپنا وغیرہ اور اپنی فکر و ذہن سے نیا طریقہ اور عبادت میں جدت پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی صحابہ کرام کے ان اعمال پر تنبیہ نہیں فرمائی اور یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اللہ اور رسول کے حکم، شفاء و فرمان کے علاوہ دین میں نئی بات اور طریقہ کیوں ایجاد کیا گیا؟ اللہ عز و جل اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال و عبادت کو بدعت و گمراہی قرار نہیں دیا۔

بدعت کس کو کہتے ہیں؟ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔
الْبِدْعَةُ الْمَذْمُومَةُ مَا رَاحَتْ السُّنَّةُ الْمَأْمُورَةُ - أَوْ كَانَتْ يَفْدِي إِلَى تَغْيِيرِهَا -
 'کہ بدعت مذمومہ وہ ہے جو کسی مشہور حدیث کے خلاف ہو یا اس کی وجہ سے کسی سنت میں تغیر پانا جائے۔' اب جب صرف بدعت کا لفظ ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے وہ امر مراد ہوتا ہے جو کسی سنت مشہورہ کے خلاف ہو یا اس سے حضور کی کسی سنت میں تغیر رو پڑے ہو۔
 جہاں بدعت کا لفظ مطلقاً ذکر کیا جائے تو اس سے مراد وہی فعل ہے جو سنت مشہورہ کے خلاف ہو۔ (اشیاء القبیحہ)

بدعت حسہ اور ارحیا کے سنت: وہ نیا کام جو کسی سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو وہ بدعت مذمومہ نہیں ہے بلکہ اس کے بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے **سُنُّنٌ مَسْنُونٌ حَسَنَةٌ فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا** جس نے کوئی ایسا طریقہ جاری کیا تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور جو لوگ اس سے طریقہ کو اپنائیں گے ان کا ثواب بھی اُسے ملے گا۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَارِثٍ النَّزَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخْبِعَ سُنَّةَ بَيْنِ شَيْئَيْنِ قَدْ أَيْبَسَتْ بَسْبِئِي قَبْلَ لَهْ مِنَ الْآخِرِ مِثْلَ أَجْوَرٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ عَيْوٍ أَوْ يَنْقُصَ مِنْ عَمَلٍ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَوْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ اتَّبَعَ ضَلَالَةً لَا يَزُضُهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَلَيْهِ مِنَ الْآثِمِ مِثْلَ آثِمٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا۔

حضرت یزید بن حارثہ مرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری کسی سنت کو روایہ دیا جو میرے بعد متروک ہو گئی تھی تو اس کو اس سنت پر عمل

کرنے والوں کے مجموعی ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر۔ اور جس کسی نے کوئی گمراہی میں ڈالنے والی نئی چیز گھڑی جس سے نہ اللہ راضی ہو نہ اُس کا رسول۔ اُس کو عمل کرنے والوں کے مجموعی گناہوں کے برابر گناہ ہوگا اور اُن کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر۔ (ترمذی ابن ماجہ)

ہر وہ عمل و طریقہ جو حضور ﷺ کی سنت کے اصول و قواعد کے مطابق ہے اس کو سنت حسنة (بدعت حسنة) کہتے ہیں اور ہر وہ عمل و طریقہ اور عبادت جو سنت کے مخالف ہو اس کو بدعت ضلالة (نہی و گمراہی بدعت) کہتے ہیں۔ مکمل بدعة ضلالة (ہر بدعت گمراہی ہے) سے مراد صرف وہی بدعت ہے جو سنت نبوی کی مخالف ہو۔

وقت گزرنے کے ساتھ اکثر لوگ کسی نہ کسی سنت پر عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اس حالت میں اگر کوئی شخص حضور رحیمی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرے اس پر خود عمل کرے اور دوسروں کو عمل کی دعوت دے تو اسے تمام عمل کرنے والے لوگوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔ یہ کتنا عظیم اجر ہے کہ جو ایک سنت زندہ کرنے کے بدلے میں ملتا ہے اس لئے ہمیں ہر ممکن طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کرنا چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :
مَنْ تَشَبَهَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ قَوْمٍ اَتَتْهُ اَجْرُ يَوْمَانِ شَهِيْدٍ۔ کہ جس نے قضا کے وقت میری سنت کو مشابہت سے قدامت سے ایک سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (بخاری)

غزوہ فدا و ظلم و تعدد اور بُرائیوں کے دور میں سنت زندہ کرنے کا اجر سو شہیدوں کی شہادت کے برابر ہے کیونکہ شہید تو ایک بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں دھم کھا کر جان دے دیتا ہے لیکن سنتوں پر عمل کرنے والے عمر بھر لوگوں کے طبع سے رہتے ہیں اور اللہ کے رسول کی خاطر سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں اس لئے اُن کے سنت پر عمل پیرا ہونے کا اجر سو شہیدوں کے برابر دیکھا گیا ہے لہذا ہر انسان قدم قدم پر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو تمام کر سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

باقیات صالحات :

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ باقیات صالحات (وہ نیک اعمال جو ہمیشہ رہنے والے ہیں) کو کثرت سے پڑھا کرو، کسی نے دریافت کیا کہ وہ کیا چیز ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں (اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا) قبیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا) تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا) تحمید (الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا) اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ دوسری حدیث میں آیا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو فجر دار رہو سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ باقیات صالحات میں ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اپنی حفاظت کا انتظام کرلو۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کسی دشمن کے حملہ سے جو درپیش ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ جہنم کی آگ سے حفاظت کا انتظام کرو اور وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کا پڑھنا ہے کہ یہ قیامت کے دن آگے بڑھنے والے نکلے ہیں (کہ غار میں کریں یا آگے بڑھانے والے ہیں کہ پڑھنے والے کو جنت کی طرف بڑھاتے ہیں) اور پیچھے رہنے والے ہیں (کہ حفاظت کریں) احسان کرنے والے اور یہی باقیات صالحات ہیں۔

پیارے کلمات : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا مجھے اُن سب سے پیارا جس پر سورج طلوع ہو۔ (مسلم)

یعنی یہ کلمات مجھے ساری کائنات سے پیارے ہیں کیونکہ وہ دنیا ختم اور فنا ہونے والی ہے لیکن ان کلمات کا ثواب باقی رہے والا ہے۔

صحیح بہت اعلیٰ ذکر ہے جس کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو تمام نقصان و عیوب سے پاک جانا یا پاک بیان کرنا۔ اسی لئے نماز شروع کرتے ہیں سبحانک اللہم سے رکوع میں سبحن ربی العظیم سجدہ میں سبحن ربی الاعلیٰ عجیب خیر اور مسرت و خوشی کی اطلاع پر سبحان اللہ کہتے ہیں۔

الحمد لله کے معنی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ وہ تمام صفات کمالہ کا جامع ہے۔
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہ لگے ہے پڑھ کر بندہ مسلمان ہوتا ہے۔
اللہ اکبر میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور تمام مخلوق سے بڑے ہونے کا اعتراف ہے۔

لہذا یہ کلمات اللہ تعالیٰ کی جامع صفات ہیں۔ (عمر آؤ لانا بیچ۔ بحیم الامت مفتی احمد یار خان مشرقی)
گناہ صغیرہ کی معافی :

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو اس کی تمام خطائیں (گناہ) بخش دی جائے گی اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔ (مسلم بخاری)
یعنی بے شمار گناہ صغیرہ (چھوٹے گناہ) بخش دیے جائیں گے جس کا تعلق حقوق اللہ سے ہے
حقوق شریعہ اور حقوق العباد (بندوں کے حقوق) اس سے علیحدہ ہیں لہذا ان سے شدد اور ادا
نہ کی گئیں نمازیں روزے بندوں کے قرض۔ اس وحیفہ سے معاف نہ ہو جائیں گے وہ تو
ادا کرنے ہی ہوں گے۔

ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں :

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد
ہے کہ جو شخص سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر پڑھے ہر حرف کے بدلے میں (۱۰) نیکیاں ملیں گے
من قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کتبت لہ بكل حرف عشر حسنات (طبرانی)

مجلس کا کفارہ :

حضرت ابی ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا معمول اخیر زمانہ عرشِ نبی میں یہ تھا کہ جب مجلس سے اُٹھتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ پڑھا کرتے۔ کسی نے عرض کیا کہ آج کل ایک دعا کا معمول حضور ﷺ کا ہے پہلے تو یہ معمول نہیں تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مجلس کا کفارہ ہے۔ (ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی، حاکم)

دوسری روایت میں بھی یہ قصہ مذکور ہے اس میں حضور نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ یہ کلمات مجلس کا کفارہ ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے بتائے ہیں۔ (ابن ابی شیبہ) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی نقل کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی مجلس سے اُٹھتے تو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّیْ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ پڑھتے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اس دعا کو بڑی کثرت سے پڑھتے ہیں ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجلس کے ختم پر اس کو پڑھ لیا کرے تو اس مجلس میں جو لغزشیں اس سے سرزد ہوئی ہوں وہ سب معاف ہو جائیں گی۔

مجالس میں عموماً فضول باتیں بیکار تہذکرے ہوئی جاتے ہیں۔ کتنی مختصر دعا ہے اگر کوئی شخص ان دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا پڑھ لے تو مجلس کے وبال سے خلاصی پاسکتا ہے حق تعالیٰ شانہ نے کبھی کبھی سہولتیں مرحمت فرمائی ہیں۔

یہ کلمات عرش تک پہنچتے ہیں :

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھتے ہیں تو یہ کلمات عرش کے چاروں طرف گشت لاتے ہیں ان کے لئے جگہ ہی آواز (مجھنٹا ہٹ) ہوتی ہے اور اپنے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتے ہیں۔

کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ کوئی تمہارا تذکرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہو جو تمہارا ذکر خیر کرتا ہے۔ (اھد الناکم)

سونا خیرات کرنے کا ثواب :

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص رات کی مشقت جھیلے (کہ راتوں کو جائگے اور عبادت میں مشغول رہے) صبح ہو (یا نکلے) وہ سچے چہا دیگی ہمت نہ چاڑھے گا جس کو چاہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کثرت سے پڑھا کرے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کلام پکارنے کی بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ (طبرانی)

اللہ تعالیٰ کا کس قدر فضل ہے کہ ہر قسم کی مشقت سے بچنے والوں کے لئے بھی فضائل اور درجات کا دروازہ بند نہیں فرمایا۔ راتوں کو نہیں چاہئے کہ سبھی سے پیچھے فریق نہیں کرتا بیوقوفی اور کم ہمتی سے جہاد جیسا مبارک عمل نہیں کرتا۔ اس کے بعد بھی اگر دین کی قدر ہے آخرت کا غم ہے تو اس کے لئے بھی راستہ کھلا ہوا ہے پھر بھی کچھ نہ کما سکے تو کم نصیبی کے سوا اور کیا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

روح البیان میں لکھا ہے کہ ایک بار صدقہ کا حکم دیا گیا تھا صحابہ کرام مال لا رہے تھے ابو امامہ با صلی رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں بیٹھ کر پڑھ رہے تھے۔ ارشاد نبوی ہوا کہ کیا پڑھتے ہو۔ عرض کیا کہ لوگ مال خیرات کر رہے ہیں میں غریب آدمی ہوں۔ مال پر قادر نہیں۔ لہذا یہ پڑھ رہا ہوں سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ کلمات سونا خیرات کرنے سے افضل ہیں۔ روح البیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ صبح سے پہلے سُبْحَانَ اللَّهِ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کیا عرش کی عظمت دیکھ کر۔ اور صبح سے پہلے الْحَمْدُ لِلَّهِ آدم علیہ السلام نے کہا جب ان میں روح پھونکی اور صبح

سے پہلے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** توح علیہ السلام نے کہا طوفان دیکھ کر اور سب سے پہلے **اللَّهُ أَكْبَرُ** اور انیم علیہ السلام نے کہا اسماعیل علیہ السلام کا قد یہ یعنی دنہہ دیکھ کر۔ جو یہ چاروں کلمات کہے گا وہ ان چاروں حضرات کے سامنے میں رہے گا۔ (تفسیر نعیمی)

آسمان و طیفہ :

حضرت ام بانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بوڑھی ہوئی ہوں اور ضعیف ہوں کوئی عمل ایسا بتاؤ جس سے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا **سُبْحَانَ اللَّهِ** (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے (۱۰۰) غلام عرب آزاد کئے اور **الْحَمْدُ لِلَّهِ** (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کر اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو (۱۰۰) اونٹ قربانی میں ذبح کئے اور وہ قول ہو گئے اور **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کر اس کا ثواب تو آسمان زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔ (نسائی مصنفی احمد)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور اور ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وظیفہ مختصر سناؤ جس سے زیادہ لمبات ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **اللَّهُ أَكْبَرُ** (۱۰) مرتبہ پڑھا کر اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ یہ میرے لئے ہے پھر **سُبْحَانَ اللَّهِ** (۱۰) مرتبہ پڑھا کر اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے کہ یہ میرے لئے ہے پھر **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي** (۱۰) مرتبہ پڑھا کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہاں میں نے مغفرت کر دی۔ اس مرتبہ تم **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي** کہو۔ اس مرتبہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ میں نے مغفرت کر دی۔ (طبرانی)

طعنا دار اور بوڑھوں کے لئے بالخصوص عورتوں کے لئے کسی قدر آسان اور مختصر چیز حضور اقدس ﷺ نے تجویز فرمادی ہے۔ دیکھئے ایسی مختصر چیزیں جن میں نہ زیادہ مشقت ہے

نہ چنانہ پھر تا ہے کہتے بڑے بڑے ثواب کا وعدہ ہے کتنی کم نصیبی ہو گئی اگر ان کو وصول نہ کیا جائے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا، کوئی چیز مجھے تعلیم فرما دیجئے جس کے ذریعہ سے قہار میں ڈھاکا کیا کروں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ أَحْسَنُ لِلَّهِ أَكْثَرُ ۱۰-۱۰ مرچہ پڑھ لیا کرو اور جو چاہے اس کے بعد ڈھاکا کرو! حق تعالیٰ شانہ! اس دعا پر فرماتا ہے ہاں ہاں (میں نے قبول کی)۔ کہتے سہل اور معمولی الفاظ ہیں جن کو یاد کرنا پڑتا ہے شان میں کوئی محنت الفحاشی پڑتی ہے دن بھر ہم لوگ بکو اس اور فضول کاموں میں گزار دیتے ہیں۔ اپنی مصروفیت کو چارہی رکھتے ہوئے کاروباری انتظامات میں مشغول رہتے ہوئے اگر زبان سے ان تسبیحوں کو پڑھتے رہیں تو دنیا کی کمائی کے ساتھ ہی آخرت کی کتنی بڑی دولت ہاتھ آجائے۔

افضل کلمات :

حضرت سرمد بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے افضل کلمات چار ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ أَحْسَنُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْثَرُ (مسلم) قرآن پاک کے الفاظ میں بھی یہ کلمے کثرت سے وارد ہوئے ہیں اور قرآن پاک میں ان کا حکم ان کی ترغیب وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ عیدوں کو ان کلموں کے ساتھ مزین کیا کرو! یعنی عید کی ذمہ داری یہ ہے کہ ان کلموں کا کثرت سے ورد کیا جائے۔

تزیادہ نیکیاں :

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو صبح و شام کے وقت سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سو مرتبہ پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہ لائے گا اس کے سوا ہر کسی طرح یا اس سے زیادہ پڑھا کرے۔ (مسلم بخاری)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن نہ تو کوئی اس کے برابر نیکیاں لائے گا نہ اس سے زیادہ ہاں جو کوئی اس کے برابر یہ کلمات پڑھ لیا کرے وہ تو اس کے برابر نیکیاں لائے گا جو اس شخص سے زیادہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے وہ اس سے زیادہ نیکیاں لائے گا مثلاً یہ شخص دو سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے اور کوئی دس سو چار سو مرتبہ پڑھ لیا کرے۔

وزن میں بھاری :

(بخاری) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو کلمے زبان پر لگے اور ترازو میں بھاری دشمن کو پیارے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (مسلم بخاری) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم یہ دونوں کلمے پڑھنے میں زبان پر بہت آسان ہیں مگر کل قیامت میں اُن کا وزن بہت زیادہ ہوگا کیونکہ ہمارے کام سے اللہ تعالیٰ کا نام ورنہ ہے پھر ثوابی یہ کہ اللہ تعالیٰ کو یہ کلمات بڑے پیارے ہیں لہذا جو ان کلمات کا ورد کرے گا وہ بھی پیارا ہوگا اور اس کی زبان بھی پیاری ہوگی۔

یہ دو کلمے رب تعالیٰ کی دونوں قسم کی حمدوں کو پہلی وجہ الکمال جامع ہے عیوب سے پاک کا مکمل بیان سبحان اللہ میں ہے اور صفات کمالیہ سے موصوف ہونے کا کامل بیان وبحمدہ میں ہے اسی لئے یہ کلمات بہت جامع ہیں اور رب تعالیٰ کو پیارے ہیں۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کو ان ہی دو کلموں پر شمع فرمایا اور نبی حدیث کتاب کے شمع پر ذکر فرمائی ہے۔

(بخاری) ام المؤمنین جو یہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے جب کہ نماز فجر پڑھی وہ اپنی مسجد میں تھیں فجر دو پہر کے بعد وہیں ہوئے وہ وہاں ہی بیٹھی تھیں فرمایا: کیا تم اسی طرح بیٹھی ہو جیسے میں تمہیں چہوڑ گیا تھا؟ عرض کیا ہاں۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے پیچھے چار کلمے تین دفعہ پڑھ لے اگر

انہیں تمہارے تمام وظیفوں سے تو لا جائے جو تم نے سارے دن میں پڑھے تو ان پر بھاری ہو جائیں **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَعَدَدُ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزَمَنَةُ عَودِهِ وَبِقَدَرِ كَسْبَتِهِ** میں رب تعالیٰ کی ایسی تسبیح کرتا ہوں جو تمام مخلوق کے برابر ہو اس کی رضا کا باعث ہو اس کی عرض کی رحمت ہو اور نعمات الہیہ کی جو روشنائی ہے اس کے برابر ہوں۔ (مسلم) یعنی حضور نبی کریم ﷺ بعد نماز فجر آپ کے دولت خانہ سے باہر تشریف لے گئے اس وقت ام المؤمنین جو یہ رضی اللہ عنہا مصلے پر بیٹھی ہوئی ذکر اللہ اور وظیفہ پڑھ رہی تھی۔ مسجد سے مراد مصلے ہے یعنی سیدہ و گاہ یا وہ جگہ جو گھر میں نماز کے لئے خاص کر لی جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نماز چاشت کے وقت (دوپہر کو) آپ کے پاس واپس آئے تو انہیں اسی مصلے پر اسی طرح بیٹھے دیکھا۔ اللہ اکبر ۲ یہ ہے ازواج پاک کا شوق عبادت۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد یہ وظیفہ پڑھ لیا جو میں میں بہت پکا اور آسان ہے۔ اگر کل قیامت میں رب تعالیٰ میزان کے ایک پتے میں تمہارا آٹا کا سارے دن کا یہ وظیفہ رکھے اور دوسرے پتے میں ہمارے یہ کلمات رکھے تو اب میں یہ کلمات بڑھ جائیں گے۔ اس جامع تسبیح و حمد میں ساری چیزیں آگئیں کوئی چیز باقی نہ رہی لہذا یہ جامع وظیفہ ہے اس لئے اس کا اجر بھی زیادہ ہے۔

فرشتہ کا اعلان : حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی شے نہیں جسے بندے پائیں مگر ایک پلکارنے والا پلکارتا ہے کہ پاک بادشاہ کی تسبیح پڑھ لو۔ (ترمذی) یعنی بر صبح کو فرشتہ یہ آواز دیتا ہے کہ اس وقت تسبیح پڑھو یا آج دن بھر پڑھتے رہنا۔ چونکہ صبح کے وقت ہر مخلوق تسبیح کرتی ہے اس لئے خصوصیت سے انسانوں میں یہ اعلان ہوتا ہے کہ تم اشرف المخلوقات ہو دوسری مخلوق سے پیچھے نہ رہو۔ نیز حضور نبی کریم ﷺ نے یہ اندام ہم تک پہنچا دی۔ اس لئے فرشتہ کا پلکارنا رائج کیا۔

تسبیح کرنے سے مراد یا تو بظاہر کوئی تسبیح پڑھ لینا ہے یا یہ پڑھنا ہے سبحان الملك القدوس یا یہ پڑھنا ہے مسبوح قدوس رہنا و رب الملائكة والروح - یا یہ پڑھنا ہے سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم (مرقاۃ)

گنتی اور شمار سے زیادہ ثواب : حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک بی بی کے پاس گئے جن کے سانسے گھٹیاں یا کٹکریاں تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ تب حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تم پر اس سے آسان بھی ہو اور بہتر بھی۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی یوں ہوں اس کی برابر جسے آسمان میں پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی پاکی یوں ہوں اس کے برابر جسے زمین میں پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی پاکی یوں ہوں اس کے برابر جو ان کے درمیان ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی یوں ہوں اس کے برابر جسے وہ پیدا فرمائے والا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے (اسی قدر) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں (اسی قدر) اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (اسی قدر) اور اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ قوت (اسی قدر) سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحن اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد ما بین ذلك و سبحان اللہ عدد ما هو خالق واللہ اکبر مثل ذلك والحمد للہ مثل ذلك ولا إله الا اللہ مثل ذلك ولا حول ولا قوة الا باللہ مثل ذلك (ترمذی ابو داؤد)

حضرت ام المؤمنین جویمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تسبیحیں ان دونوں پر شمار کر رہی تھیں۔ یہ حدیث عربیہ تسبیح کی اصل ہے کہ کھڑے دونوں اور رھاگے میں چولے ہوئے دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ حضور ﷺ نے یہ تسبیح کبھی استعمال نہ کی آپ ہمیشہ آٹھویں پر شمار فرماتے تھے مگر ایک صحابیہ کو یہ کہتے دیکھا منع نہ فرمایا۔ لہذا تسبیح صحابیہ کی سنت عملی ہے اور حضور ﷺ کی سنت سکوتی۔ مرقاۃ نے فرمایا جن لوگوں نے اس تسبیح کو بدعت کہا غلط کہا۔

مطالعہ فرماتے ہیں کہ شیخ شیطان پر کوڑہ ہے حضرت جنید دلاہت کی امتیاز پہ پہنچ رہی
تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی جواب دیا کہ اسی کے ذریعہ ہم اللہ
تعالیٰ تک پہنچے ہیں۔ اسے ہم کیسے چھوڑیں (مرقاۃ) بعض بزرگ قسم آیت کریمہ کے
لئے تسبیحیں اور یوں یوں بادام یا گھلیاں منع کر دیتے ہیں اُن کی اصل بھی یہ حدیث ہے۔
خلاصہ مطلب یہ ہے کہ رب تعالیٰ کی تسبیح میری کتنی شمار سے وراہ ہے کیونکہ آسمان و زمین
کی یہ چیزیں میرے علم و ادراک سے خارج ہیں۔ رب تعالیٰ کی عطائیں ہمارے شمار سے
باہر ہیں تو اس کی تسبیح بھی ہمارے شمار سے باہر ہونا چاہیے۔ گنہگار اور آئندہ مخلوقات کی
بہتر اللہ اکبر بھی کہتا ہوں اور اسی قدر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بھی اور اسی قدر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بھی
اور اسی قدر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ بھی۔ اس طرح یہ کلمات میرے پڑھنے میں تو
ایک ہیں لیکن رب تعالیٰ کے فضل سے ثواب میں ان چیزوں کی تعداد کے برابر۔

پہاڑ کے برابر عمل کا ثواب : حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا
کیا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ روزانہ اُحد (جہدہ منورہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے) کے
برابر عمل کر لیا کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس
کی کون طاقت رکھتا ہے۔ (کہ اتنے بڑے پہاڑ کے برابر عمل کرے) حضور ﷺ نے
ارشاد فرمایا: ہر شخص طاقت رکھتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اس کی کیا
صورت ہے؟ ارشاد فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰہ کا ثواب اُحد سے زیادہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا
اُحد سے زیادہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا اُحد سے زیادہ ہے اَللّٰہُ اَكْبَرُ کا اُحد سے زیادہ ہے
(اکبر) یعنی ان کلموں میں سے ہر کلمہ ایسا ہے جس کا ثواب اُحد پہاڑ سے زیادہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو
شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ

اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْفَتْكُ وَلَهُ الْخُفْ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ اتنی کثرت سے ہوں جتنے سمندر کے مہاگ۔ (مسلم و مسلم احمد)

نمازوں کے بعد پڑھنے کے وظائف: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ کا ارشاد ہے کہ چند پیچھے آنے والے (کلمات) ایسے ہیں جن کا کہنے والا نافرمان نہیں ہوتا وہ یہ ہیں کہ فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (مسلم و مسلم احمد)

ان کلمات کو پیچھے آنے والے یا تو اس وجہ سے فرمایا کہ یہ نمازوں کے بعد پڑھے جاتے ہیں یا اس وجہ سے کہ گناہوں کے بعد پڑھنے سے ان کو دھوئے اور منادینے والے ہیں یا اس وجہ سے کہ یہ کلمات ایک دوسرے کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نمازوں کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنے کا حکم کیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ وہاں یا کج چیزیں (اعمال) تائے تو لے لی (تراز میں تکی زیادہ وزنی ہیں) "بِخِ بَخِ خُمْسُ مَا اشْقَلُنِي فِي الْمِيزَانِ" لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" سُبْحَانَ اللَّهِ "اَلْحَمْدُ لِلَّهِ" اور وہ بچہ جو مر جائے اور باپ (اسی طرح ماں بھی) اس پر میر کرے۔ (مسلم احمد)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب کسی کا بچہ مر جاتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کے بچہ کی نراں نکال لی؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ نکال لی۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اس کے دل کے ٹکڑے کو لے لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں بے شک لے لیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ پھر میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں تیری حمد کی اور

﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ﴾ پڑھا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا اس کے بدلے میں جنت میں ایک گھر اس کے لئے بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (تہنیت کا گھر) رکھو۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اس سے بے حد راضی ہوتے ہیں کہ بندہ کوئی لقمہ کھائے یا پانی کا گھونٹ پئے اور اس پر الحمد لله کہے۔

افضل کلام : حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسا کام افضل ہے؟ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے منتخب فرمایا سبحان الله وبحمده (مسلم) یعنی سارے فرشتے ہمیشہ یہ پڑھا کرتے سبحان الله وبحمده اسی لئے فرشتوں نے عرض کیا تھا ﴿نحن نسبح بحمداً ونقدس لك﴾ فرشتوں کا ہمیشہ یہ پڑھنا اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے ہے نہ کہ اپنی رائے سے۔

قرآن کریم میں ہے ﴿لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا﴾ یعنی یہ کلمات بہت افضل ہیں کیونکہ فرشتوں کا ذکر ہے۔ اس سے دوسرے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ حضور انور ﷺ ان فرشتوں کی عبادت کو بھی جانتے ہیں اور ان کے حالات سے بھی خبردار ہیں جو آسمانوں میں رہتے ہیں عرش ہوں یا کرسی والے۔ لہذا حضور انور ﷺ کو قریش والے انسانوں کے اعمال کی بھی یقیناً خبر ہے۔ دوسرے یہ کہ جو درد و غلے بزرگوں سے منقول ہوں وہ دوسرے حقیقوں سے افضل ہیں۔ دیکھو فرشتوں کے وظیفے کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ (سرۃ المناجیح۔ حکیم الامتہ مفتی احمد یار خان نعمانی اشرافی مدظلہ العالی)

جنت میں درخت : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سبحان الله العظيم وبعده پڑھے اُس کے لئے جنت میں درخت پوکا جائے گا۔ (ترمذی)

جنت کی بعض زمین تو میوے پھولوں کے درختوں سے بھری ہے بعض زمین خالی ہے

اس خالی زمین میں ہمارے نیک اعمال درختوں کی طرح نمودار ہوتے ہیں۔ یہاں اس خالی زمین کا ذکر ہے۔ جنت میں باغات تو ہیں مگر کھیت نہیں۔ کیونکہ کھیت میں دانے ہوتے ہیں جو خزا کے کام آتے ہیں۔ وہاں نہ بھوک ہے نہ نیند کی ضرورت۔ باغوں میں پھل پھول ہوتے ہیں جن سے لذت لی جاتی ہے تمام درختوں میں سمجور کا درخت بہت ہی مفید و لذت ہے اس لئے لاجول شریف سے درخت سمجور ہوتا ہے۔

وزن میں بھاری کلمات :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہے ترازو کے آدھے پلارے کو (یعنی نامہ اعمال کے ترازو کے پلارے کو) اور الحمد للہ کہنا بھرتا ہے ساری ترازو کو اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے کوئی پردہ حائل نہیں ہے وہ سیدھا اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ (ترمذی)

میزان کی نیکی کا پتہ آدھا سبحان اللہ سے بھر دے گا اور آدھا الحمد للہ سے۔ یہ دونوں گھنے کل کراے پورا بھر دیں گے۔ سبحان اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کو تمام صوب اور نقض سے پاک جاننا اور ماننا ہے۔ الحمد للہ میں اُسے تمام کمالات سے موصوف ماننا ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ان دونوں گھلوں سے بھی افضل ہے۔ کلمہ طیب بہت جلد قبول ہوتا ہے براہ راست اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ جس قدر ہمارا اخلاص زیادہ اسی قدر گھنے کی قبولیت اعلیٰ۔

گناہوں کو جھاڑنے والے کلمات : حضرت انس سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک خشک پتوں والے درخت سے گزرتے تو اس میں اپنی اٹنی شریف ماری پتے بھر گئے۔ فرمایا الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ بعد سے گئے گناہوں کو یوں جھاڑ دیتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے بھر گئے (ترمذی)

سبحان اللہ ! کیا نہیں تشبیہ ہے یعنی گناہوں میں مگر قار انسان سوکھے ہوئے درخت کی طرح ہے اور اس کے گناہ مثل پتوں کے اور یہ کلمات گویا عصائے مجبوتی ہیں جس سے وہ گناہ جھڑتے رہتے ہیں۔ اس میں صوفیانہ اشارہ اس جانب بھی ہے کہ یہ کلمات گناہوں سے اس وقت پاک کریں گے جب یہ کسی کامل کے ذریعہ کہے جائیں گے کیونکہ اگرچہ درخت میں لگی لاشیں بھی تھی مگر حضور انور ﷺ کے مہارکب پا تھو سے۔

ہر تسبیح میں صدقہ ہے :

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر تسبیح میں صدقہ ہے اور ہر تکبیر میں صدقہ ہے اور ہر جمعہ میں صدقہ ہے اور ہر قبلہ میں صدقہ ہے اور ہر بھلائی کا حکم دینے میں صدقہ ہے اور نرائی سے روکنے میں صدقہ ہے۔ (مسلم)

اس فرمان عالی شان سے معلوم ہوا کہ جو کوئی **سُبْحَانَ اللَّهِ يَا اللَّهُ تَكْبِيزُ يَا اللَّهُ** یا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کسی بھی طرح کہے صدقہ قلبی کا ثواب پائے گا خواہ ذکر اللہ کی نیت سے کہے یا کسی حاجت کے لئے یا طور و طریقہ یہ الفاظ پڑھے یا عجیب بات سن کر **سُبْحَانَ اللَّهِ** وغیرہ کہے یا خوشی یا کرا **الْحَمْدُ لِلَّهِ** پڑھے بہر حال ثواب ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتا بہر حال ہمارا ہے اگر کوئی شخص شعلہ گ کے لیے اعضائے وضو دھوئے جب بھی وضو ہو جائے گا کہ اس سے قمار جائز ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا نام نہ بان کا وضو ہے۔

رجح ادا کرنے، خیرات کرنے اور غلام آزاد کرنے کا ثواب : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے لئے صبح کو سو مرتبہ **سُبْحَانَ اللَّهِ** پڑھے اور (۱۰۰) مرتبہ شام کو تو اس کی طرح دو کا جو صبح کرے اور دو صبح کو سو مرتبہ **الْحَمْدُ لِلَّهِ** پڑھے اور شام کو سو مرتبہ تو اس جیسا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو گھوڑے خیرات کرے اور جو صبح کو سو مرتبہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** پڑھے اور سو مرتبہ شام کو تو اس کی طرح ہوگا جو اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے سونام

آزاد کرے اور جو صبح کو سو مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** پڑھے اور شام کو سو مرتبہ تو کوئی اس سے نہ زیادہ نیکیاں اس دن نہ کرے گا سوا اس کے جو اس کے جو اتنی مرتبہ ہی یہ کلمات کہہ لے یا اس سے زیادہ۔ (ترمذی)

صبح سے مراد حضور قلبی کے ساتھ صبح پڑھنا ہے۔ صبح سے مراد وہ نفس صبح ہیں جو غفلت سے بچنے چاہئیں۔ مطلب یہ ہے کہ حضور قلبی کے ساتھ آسمان نیکی غفلت کے مشکل اعمال سے افضل ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ صبح کا ثواب ملتا اور ہے صبح کی ادا کچھ اور۔ یہاں ثواب کا ذکر ہے نہ کہ ادا سے صبح کا جیسے ڈاکٹرس کہتے ہیں کہ ایک گرم کئے ہوئے صف میں ایک روٹی کی طاقت ہے مگر پیید روٹی سے بھرتا ہے کوئی شخص صرف صفے کھا کر زندگی نہیں گزار سکتا۔ واقعی ان قسمیوں میں اتنا ہی ثواب ہے مگر لمبا روزہ دو کوڑا اور صبح ادا کرنے ہی سے ہوں گے۔

جو ار باجرے کے ایک دانہ سے پانچ سات بالیاں دے سکتا ہے جن کے دانے ہماری شمار میں نہیں ہوتے۔ وہ رہ قسمیوں پر اتنا ثواب بھی دے سکتا ہے۔ اس قسم کے ثواب کا وعدہ قرآن کریم میں بھی کیا گیا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿مَنْ قَسَلَ الشَّيْطَانُ يَتَفَقَّوْنَ اَمْوَالَهُمْ بَيْنَ سَبِيلِ اللّٰهِ﴾۔ یعنی جو لوگ راہ خدا میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال اس دانہ کی طرح ہے جس سے سات بالیاں پیدا ہوں ہر پانی سے سو دانے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے اس سے بھی کہیں زیادہ عطا فرما بیگا۔ رب تعالیٰ کی مین ہمارے خیال سے وراہ ہے اسے دکنے والا کون ہے۔

یہ حدیث صبح قادری کی اصل ہے سلسلہ قادریہ میں روزانہ صبح شام **سُبْحَانَ اللّٰهِ** سو مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** سو مرتبہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** سو مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** سو مرتبہ پڑھا جاتا ہے یہ وظیفہ اس حدیث سے لیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ فقرا وہا جہین جمع ہو کر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ

یہ مال دار سارے بلند درجے لے اڑے اور پیچھے کی رہنے والی نعمت انھیں کے حصہ میں آگئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا ہوں؟ عرض کیا کہ نماز روزہ میں تو یہ ہمارے شریک کہ ہم بھی کرتے ہیں یہ بھی۔ اور مال دار ہونے کی وجہ سے یہ لوگ صدقہ کرتے ہیں، غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم ان چیزوں سے عاجز ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں کہ تم اس پر عمل کر کے اپنے سے پہلوں کو پکڑ لو اور بعد والوں سے بھی آگے بڑھے ہو؟ اور کوئی شخص تم سے اس وقت تک افضل نہ ہو جب تک ان ہی اعمال کو نہ کر لے۔۔۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ضرور بتا دیجیے۔ ارشاد فرمایا کہ میرا ناز کے بعد **سُبْحَانَ اللَّهِ** **الْحَمْدُ لِلَّهِ** **اللَّهُ أَكْبَرُ** ۳۳'۳۳ اور ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرو اور ان حضرات نے شروع کرو یا مگر اس زمانہ کے مال دار بھی اسی صیوت کے تھے انھوں نے بھی معلوم ہونے پر شروع کر دیا تو فقراء و باریہ حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی سُن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا افضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے اس کو کون روک سکتا ہے۔ (مسلم بخاری ترمذی)

سیدنا نوح علیہ السلام کی وصیت : حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اور اس خیال سے کہ بقول نہ جاؤ نہایت مختصر کہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور وہ کاموں سے روکتا ہوں۔ جن دو کاموں کے کرنے کی وصیت کرتا ہوں وہ دونوں ایسے ہیں کہ اللہ جل جلالہ ان سے نہایت خوش ہوتا ہے ان دونوں کاموں کی اللہ تعالیٰ کے پیرایاں رسائی (اور مقبولیت) بھی بہت زیادہ ہے ان دو میں سے ایک **لا الہ الا اللہ** ہے کہ اگر تمام آسمان ایک حلقہ ہو یا زمین تو بھی یہ پاک کلمہ ان کو تو ذکر آسمان پر جائے بغیر نہ رہے اور اگر تمام آسمان و زمین کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے میں یہ پاک کلمہ ہو تب بھی وہی پلڑا جھٹک جائے گا۔ اور دوسرا کام جو کرتا ہے وہ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ** کا

پڑھتا ہے کہ یہ کلمہ ساری مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے تمام مخلوق کو روزی دی جاتی ہے کوئی بھی چیز مخلوق میں ایسی نہیں جو اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم لوگ ان کا کام سمجھتے نہیں ہو اور جن دو چیزوں سے منع کرتا ہوں وہ شرک اور کفر ہے کہ ان دونوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے حجاب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نیکہ مخلوق سے حجاب ہو جاتا ہے۔

تسبیحات سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

شیرازی کو تین خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے مقدس ہاتھوں سے محنت و مشقت سے گھر کے سارے کام خود انجام دیتی تھیں۔ حضرت سیدہ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضور و دیا گہ حضور ﷺ کی خدمت میں کچھ پاندیاں اور قلام آئے ہیں حضور رحمت اللعالمین ﷺ سے ایک پاندی مانگ لیں کام میں آسانی اور سہولت ہوگی۔ حضرت سیدہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور رحمت اللعالمین ﷺ کی خدمت میں ہر گزت میں معرہ نہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ آپ کی لخت جگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) گھر کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے خود کرتی ہیں پھلی عیسیٰ ہیں پانی و مٹیکہ میں بھر کے وزن اٹھا کر لاتی ہیں ہاتھوں میں کئے پڑ گئے ہیں، چپے پر ریش کے نشان بن گئے، بھاڑ دینے کی وجہ سے کپڑے بھی گرو آلود ہو جاتے ہیں۔ اگر ایک پاندی آپ کی شیرازی لخت جگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت کے لئے مل جائے تو کام میں آسانی اور سہولت ہوگی۔ سرکار رسالت حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اللہ عزوجل سے لڑتی رہو فراغ کی پاندی کرنے کے ساتھ ساتھ گھر کے کام بھی اپنے ہاتھوں ہی کرتی رہو اور جب تمک کر سونے کا ارادہ ہو تو **سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مَرَّةً الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مَرَّةً** اور **اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ مَرَّةً** پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لئے پاندی سے بہتر ہے۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی۔ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے راضی ہوں۔ (ابن ابی)۔

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا کردہ یہی تحفہ خاتونوں کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

حضرت مولیٰ علیؑ قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے جو تسبیحات پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اس میں یہ حکمت بھی ہے کہ سوتے وقت ان تسبیحات کے پڑھنے سے ممکن دور ہونے کے ساتھ ساتھ کام کاج کرنے کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے اور فرماتے ہیں یہ عمل مجرب ہے (یعنی تجربہ سے ثابت ہے)

اللہ تعالیٰ کا ذکر سننے والوں کی بھی بخشش ہوگی

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے راستوں میں ذکر اللہ کرنے والوں کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں بھر جب کسی قوم کو اللہ کا ذکر کرتے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آؤ، پہنچو وہ فرشتے ان ڈاکرین کو اپنے پنوں میں ڈھانپ لیتے ہیں آسمان و نیاک ہوجاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ تو عظیم و فہیم ہے مگر ان سے پوچھتا ہے کہ میرے وہ بندے کیا کہتے تھے؟ عرض کرتے ہیں کہ تیری تسبیح و تہلیل اور تیری بزرگی بیان کر رہے تھے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں تیری قسم انھوں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت عبادت کریں اور تیری بہت بڑائی بولیں اور تیری بہت ہی تسبیح کریں یسبحونک ویکبرونک ویحمدونک ویسجدونک۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے وہ مانگتے کیا تھے؟ عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت مانگ رہے تھے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کیا انھوں نے جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں یا رب تیری قسم نہیں دیکھی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت دیکھ لیں تو کیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ جنت دیکھ لیں تو اس کے بہت خزانے اور بہت طلبکار اور اس میں بہت راضی ہو جائیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کس چیز سے ہنسا مانگ رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں آگ سے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کیا انھوں نے آگ دیکھی ہے۔ عرض کرتے ہیں یا رب تیری قسم نہیں دیکھی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے

اگر وہ لوگ دیکھ لیں تو کیا ہو؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ لوگ دیکھ لیں تو اس سے بہت بچا لیں اس سے بہت ڈریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ ان میں فلاں بھی تھا جو ذکر کرنے والوں میں سے نہ تھا تو کسی کام کے لئے آیا تھا اور وہاں بیٹھ گیا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے ایسے ہمشکن ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھ جانے والا بھی غروم نہیں رہتا۔ (بخاری شریف)

مجلس والوں کو تو ذکر کی وجہ سے بخش دیا اور اس گزرنے والے کو ان اچھوں کی صحبت کی برکت سے بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ (البقرہ/ ۱۷۷) اے ایمان والوں! تقویٰ پر بیڑ گاری اختیار کرو (اللہ سے ڈرو) اور سچوں کے ساتھ رہو۔

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ نیک صحبت ساری عبادات سے افضل ہے۔ صحابہ کرام سارے جہان کے اولیاء سے اس لئے افضل ہیں کہ وہ سید المرسلین سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں۔ اولیاء کی صحبت کی برکت سے اصحاب کھف کا کتا بھی بہتر ہو گیا۔

مرقاۃ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صحبت اختیار کرنا اگر نہ ہو سکے تو اللہ کے پاس رہنے والوں کی صحبت کرو۔ حضرت علامہ شاہ اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ وہ مسلمان ہی کیا ہے جس کی طبیعت شریعت اسلامی کی پابند نہ ہو۔۔۔ یہ نعمت بجز اولیاء کا ملین کی صحبت کے نصیب نہیں ہو سکتی۔ مقبول بندے کی نگاہ ایک آن میں ڈنگ آلود دل کو صاف کر کے اس پر مستقل کردیتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی نظر سے برسوں کے بحرِ جاودہ گرمومن صحابی صابر اور شہید ہو گئے۔ حضور نبوت اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی ایک نظر سے چور قلعہ ہو گئے اس لئے صوفیاء فرماتے ہیں:

ایک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت ہے یا

ایک زمانہ صحبت با انبیاء بہتر از ہزار سالہ طاعت ہے یا

ایک زمانہ صحبت با مصطفیٰ بہتر از کل سالہ طاعت ہے یا

جنت کے درختوں پر تسبیح :

روایت ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شبِ معراج میں ہماری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انھوں نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو میرا سلام فرمادیں اور انھیں بتادیں کہ جنت کی زمین بہت درخیز ہے وہاں کا پانی بہت شیریں ہے جنت میں سفید زمین بہت ہے وہاں کے درخت یہ کلمات ادا کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہے اسی کی تعریف ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (ترجمہ)

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے خصوصی ملاقات چھٹے آسمان پر ہوئی اور یہ جگہ گلو وہاں ہوئی۔ دعویٰ ملاقات تو سارے انبیاء سے بیت المقدس میں ہو چکی تھی۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے بعد وفات میں ایک دوسرے سے بھی ملتے ہیں اور زندہ مقبول بندوں سے بھی دوسرے یہ کہ وہ حضرات زندہ دلوں کا سلام سنتے بھی ہیں اور انھیں سلام کہلواتے بھی ہیں تیسرے یہ کہ وفات یافتہ بندوں کو اور جو ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں ان کو بھی سلام کہلوانا جائز ہے جب کہ اُن کو پہنچ سکے۔ ابراہیم علیہ السلام نے قیامت تک کے مسلمانوں کو سلام کہلوانا جو حضور ﷺ کے ذریعہ ہم کو سونپا گیا۔ سلطانِ اعجازِ نبین بابر بدھائی رحمۃ اللہ علیہ خرقان پہنچے تو لوگوں کو خبر دی کہ اس سرزمین میں سو برس کے بعد خواجہ ابوالحسن خرقانی پیدا ہوں گے جو انھیں پائے میرا سلام پہنچائے۔ صحابہ کرام قریب الوفا تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہمارا سلام عرض کرنا چاہتے تھے کہ ہمیں بھی چاہئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا کریں کہ سلام کا جواب دینا ضروری ہے۔

جنت کی بعض زمین درختوں سے بھری ہوئی ہے اور وہ درخت پھلوں سے لدے ہوئے ہیں

اسی حصہ میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رکھا گیا تھا اور بعض زمین سفید ہے جس میں تمھارے
وہابیوں و اہمال سے درخت لگیں گے جب تم یہاں آؤ گے تو دونوں قسم کے باغ پائے گے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا شَهِدَاَنِ اللّٰهِ
ساری مخلوق کی عبادت ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کلمہ شکر ہے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اِخْلَاس کا کلمہ ہے
اور اللّٰہ اَکْبَرُ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا بھر دیتا ہے اور جب بندہ کہتا لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ مطیع ہو گیا اور اپنے کو میرے سپرد کر دیا۔

رب اوزمضنی ان اشکرو نعمتک الّتی انعمت علیّی وعلیّ والدیّ وان اعمل صالحا ترضه
واصلح لی فی ذریعتی انی تمیت الیک وانی من المسلمین۔ سبحانک اللّٰہم وبحمدک لیلًا
ونہارًا سرا وجہارًا۔ والصلوٰۃ والسلام علیّ نور عرشک وعروس ملکک کثیرا کثیرا۔

صلوات : ۶۰۰ قرأت : ۱۲۰

ملک اکرم عالم محمد علی انصاری اشرفی کی تصنیف

سستی بہشتی زیور اشرفی

شادی کا بہترین تحفہ

خواتین اسلام کے لئے انمول تحفہ عورتوں کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
خواتین کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح و مفید
اعلیٰ اخلاق اور نیک اعمال کا بے مثال مجموعہ
کا میاب زندگی بسر کرنے کے لئے بہترین راہنما کتاب
مظاہر القاطن اور قیمتی اصطلاحات کے لئے انگریزی کا استعمال
مکمل دستہ خواتین جس میں جدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے
زندگی و بندگی کے خصوصی مسائل کا خزائن

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مقبلہ روہ - حیدرآباد (9848576230)

صلوۃ التسبیح

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (اللہ تعالیٰ ہر عیب انھیں سے پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا ہے۔ انھیں بے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی شفاعت سے اور انھیں بے نیکی کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے)۔

یہ تسبیحات نہایت ہی اہم اور دین و دنیا میں کارآمد اور مفید ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ان کے اہتمام اور فضیلت کی وجہ سے ایک خاص نماز کی ترقیب بھی فرمائی ہے جو صلوۃ التسبیح (تسبیح کی نماز) کے نام سے مشہور ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یہی گھات صلوۃ التسبیح میں ۳۰۰ مرتبہ پڑھے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ گھات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور گناہوں و گناہوں کو اس طرح بھانڈ دیتی ہیں جیسے درخت موسم خزاں میں اپنے پتے بھانڈ دیتا ہے یہ گھات بخت کے خزانوں میں سے ہیں۔

جو شخص ان گھات کو پڑھتا ہے تو ان گھات پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے اور ان گھات کو اللہ تعالیٰ کے حضور مہر و نثار کے تحفہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جس شخص نے ان کو پابندی کے ساتھ پڑھا اس نے اپنے ہاتھ خیر و برکت سے بھر لئے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے سے میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور میں بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔
 الْحَمْدُ لِلَّهِ کہنے سے میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور میں بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے سے میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور میں بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔

اللَّهُ أَكْبَرُ کہے سے تیس بیکیاں نکلی جاتی ہیں اور تیس نہائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صدقِ دل سے کہنے سے تیس بیکیاں نکلی جاتی ہے اور تیس
 نہائیاں مٹائی جاتی ہیں۔

حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: "چچا! کیا
 میں آپ کو ایسے دس حقے نہ عطا کروں؟ دس نعتیں نہ دے دوں؟ دس عطیے نہ بخش دوں؟ (یعنی
 دس پاکیاں نہ عطا دوں) کہ جب آپ ان پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے چھٹے
 پرانے 'عے' قصداً سبھا' چھوٹے 'یڈے' پاشیدہ' ملائے کئے ہوئے سب گناہ معاف فرما
 دے۔ اس کے بعد صلوة التبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اس نماز کے پڑھنے
 والے کے اگلے چھٹے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس نماز کو
 روزانہ پڑھو اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکو تو ہر تہہ ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں
 ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر سال میں ایک مرتبہ بھی نہ
 ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھو۔ اس نفل نماز کا ثواب بے انتہا ہے اور بے شمار دینی و
 دنیوی برکات کے حصول کا سبب ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، بخاری)

حضور نبی کریم ﷺ نے نہایت اہتمام اور خشقت سے اس نماز کی تعلیم فرمائی ہے۔
 حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بہت سے علماء سے اس نماز کی فضیلت نقل کی
 گئی ہے۔ علمائے اُمت 'محدثین' فقہاء، صوفیہ ہر زمانہ میں اس کا اہتمام فرماتے رہے ہیں۔
 امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ قریب تالیفین کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک معتدا
 حضرات اس پر ہواست کرتے اور لوگوں کو تعلیم دیتے رہے ہیں۔ جن میں حضرت عبداللہ بن
 مبارک رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استادوں کے استاد ہیں
 امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے
 حضرت ابوالجوزاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو معتدا بھی ہیں اس نماز کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

روزانہ جب ظہر کی اذان ہوتی تو مسجد میں جاتے اور جماعت کے وقت تک اس کو پڑھ لیا کرتے۔ حضرت عبدالعزیز الملیٰ رواد رضی اللہ عنہ جو حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کے بھی استاد ہیں بڑے عابد و زاہد مفتی لوگوں میں ہیں کہتے ہیں کہ جو جنت کا ارادہ کرے اس کو ضروری ہے کہ صلوٰۃ التیمم کو مضبوط پکڑے۔ حضرت ابو عثمان خدری رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے زاہد ہیں کہتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالہ کے لئے صلوٰۃ التیمم جتنی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ علامہ تقی لکھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نماز بڑی اہم ہے۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر روز صلوٰۃ التیمم پڑھا کرتے تھے۔

شب معراج شب برأت شب قدر یوم عرفہ یوم عاشورہ اور دیگر مقدس راتوں میں صلوٰۃ التیمم کا پڑھنا بہت نافع و عمدہ ہوگا۔

صلوٰۃ التیمم پڑھنے کا طریقہ :

چار رکعت صلوٰۃ التیمم کی نیت یا نذر کہ تجھے تحریمہ (اللہ اکبر) کہے اور تھما پڑھے پھر پندہ بار شہخان اللہ والحمد للہ ولا ینالہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم پڑھیں پھر تھوڑا تسمیہ سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر دس بار بھی تیمم پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار تیمم کہے اور رکوع سے سر اٹھائے اور تسمیہ اللہ یقن حیدہ اور زینناک الحمد کہنے کے بعد دس بار تیمم کہے پھر سجدے کو جائے اور اس میں دس بار تیمم کہے پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار تیمم کہے پھر سجدے کو جائے اور اس میں دس بار تیمم پڑھے۔ اسی طرح چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں چھ سجدے (۷۵) بار تیمم اور چاروں رکعت میں تین سو (۳۰۰) ہوگیں۔ (خیال رہے کہ یہ تسمیہ تھوڑی میں نہیں پڑھی جائے گی) رکوع ہجو میں شہخان و تھو شہخان اور شہخان و تھو الا علی کہنے کے بعد یہ تسمیات پڑھے (الحکم شریعت بہار شریعت)

پہلی رکعت : سورہ فاتحہ پڑھنے سے پہلے ۱۵ مرتبہ تسبیح پڑھیں

۱۰ رکعت سے پہلے

۲۰ رکوع میں

۱۰ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد

۱۰ پہلے سجدہ میں

۱۰ پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد

۱۰ دوسرے سجدہ میں

۷۵ پہلی رکعت کی جملہ تسبیحات

۷۵ دوسری رکعت کی جملہ تسبیحات

۷۵ تیسری رکعت کی جملہ تسبیحات

۷۵ چوتھی رکعت کی جملہ تسبیحات

۳۰۰ چار رکعات کی جملہ تسبیحات

مسئلہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے فرمایا۔ سورۃ 'تَكْوِيْنُ' وَالْعَصْرِ' قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ' قُلْ هُوَ اللَّهُ (انعام ۳۱۷)

مسئلہ : اس نماز کا اوقات مکروہ کسے علاوہ باقی دن رات کے تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے البتہ ذوال کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے پھر دن میں کسی وقت پھر رات کو۔

مسئلہ : ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گئے کہ زبان سے گھٹنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اٹھویں کو بند کر کے گزنا چاہیے۔

مسئلہ : اگر کسی پہلے قبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس کو پورا کر لے، الیت بھولے ہوئے کی قضا رکوع سے اٹھ کر اور دو عہدوں کے درمیان نہ کرے۔ اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضا نہ کرے بلکہ صرف ان کی ہی قبیح پڑھے اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لے مثلاً اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے عہدہ میں پڑھ لے اسی طرح پہلے عہدہ کی دوسرے عہدہ میں اور دوسرے عہدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لے اور اگر وہ چائے تو آخری قسطہ میں التعمیلات سے پہلے پڑھ لے۔

مسئلہ : اگر عہدہ سہو کسی وجہ سے پیش آ جائے تو اس میں قبیح نہیں پڑھنا چاہیے اس لئے کہ مقدار تین سو ہے دو پوری ہو چکی ہے ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی ہو تو عہدہ سہو میں پڑھ لے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے اعمال، اظہار اور عبادات کو قبولیت و طہ فرمائے۔
آمین یا جامعہ سید المرسلین

وَأَجْزُ دَعْوَانَا أَنْ تَخْتَلِفَ إِلَيْهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ
وَصَلِّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

مناجات

(امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ)

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو جب پڑے مشکل و مشکل گھٹا کا ساتھ ہو
یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو شادی وید اور حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات اُن کے پیارے منہ کی صبح پانچرا کا ساتھ ہو
یا الہی جب پڑے محشر میں شور و آواز و گہر اُمن و سینے والے پیارے پیڑیوا کا ساتھ ہو
یا الہی جب نہ پائیں باہر آئیں پیاس سے صاحب کوثر شہرِ جہود و عطا کا ساتھ ہو
یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر سیدِ سہ سایہ کے ظنِ روا کا ساتھ ہو
یا الہی گرمیِ محشر سے جب پھڑگیں بدن دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الہی نامہ اعمال جب کھٹکے لگیں عیب پوش خلقِ ستارہ خطا کا ساتھ ہو
یا الہی جب ہمیں آنکھیں حسابِ جرم میں ان تجسمِ ریز ہونٹوں کی ڈھانچا کا ساتھ ہو
یا الہی جب حسابِ شدہ دیکھا نہ لائے چشمِ گریبانِ شفیق مَرُتجے کا ساتھ ہو
یا الہی رنگِ لائیں جب پھری جہاکیاں ان کی پتلی پتلی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الہی جب چلوں تار یک راہ یں بھراوا آفتابِ ہاشمی نورِ الہی کا ساتھ ہو
یا الہی جب سرِ شمشیر پر چلتا پڑے رپے تلہم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یا الہی جو دُعا کہیں ایک ہم گتھ سے کریں قدسیوں کے لب سے آمین دینا کا ساتھ ہو
یا الہی جب رشتا خوابِ گراں سے سر اٹھائے ذولِ عہدِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

۳۰/	۱۰۵/	۱۰۶/	۱۰۷/
۳۰/	۱۰۵/	۱۰۶/	۱۰۷/
۳۰/	۱۰۵/	۱۰۶/	۱۰۷/

[illegible][illegible]

المياه والانسنة في مصر: دراسة في كهرمنا واداءه في المياه العذبة

فَقِيلَ لَهُ مَاذَا قَوْلُهُمْ هُوَ الَّذِي يَنْفَرُ

روحانی و خانقاہی: شریعہ قرآنی و خانقاہی اور خانقاہ کا روحانی حوزہ: روحانی کی اہم ترین ماسک اور پتہ خانقاہ کا مسکن
قرآن و احادیث کے تحت مسلمانوں کا خانقاہی اور خانقاہی کی شکل کے لئے ان کو کمال کا مسکن ضروری ہے۔

[illegible]

شارح: حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد علی اشرفی جیلانی

مہر و دواں کا تہذیب و تمدن دیکھیں! انھیں بھی اسلام اور المسلمین حضرت علامہ سید محمد رفیع شریقی دہلویؒ کے قلم گوہر ہاں سے نکلے ہوئے کسی سر حاصل شروعات احادیث کا ایک مجموعہ ہے۔ اسلامیات اور شریعت کی تعلیم کے لئے اللہ کی برکت سے (۱۰۰) احادیث مبارکہ کی شرح و احاطہ پر مشتمل ہے۔ جن احادیث شریفہ کا اس مجموعہ میں انتخاب کیا گیا ہے ان کا تعلق مذہب و فہم و مرقعات ہے۔ ارکانِ ختمہ ایمان کے دو جات ایمان کی اُمتِ مسلمانی کی تعویض معیارِ رحمت رسول زمانے کی حقیقت: حق اللہ، حقوق العباد، قرآن و انھیں، جہاد و اسرار و نواہی، صدق و خیرات، مغفرت، گناہ و عیب و ڈوب و غول جنت و عہد و غیرہ۔ و شرح و احاطہ کے اس مجموعہ میں حدیث، کتابت حدیث اور حجۃ حدیث کے تعلق سے دو اہل و براہین دینی اہم مضامین اس کتاب میں شامل کر دیے گئے ہیں۔

اسلام کا نظریہ الہ اور مودودی صاحب : دین اور اقامت دین

اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب

حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد رفیع الشرفی بیانی کی تحریک الارواء تصانیف

جماعت اسلامی کے بانی اے اے اے مودودی صاحب نے ایک کتاب 'قرآن کی بنیادی اصطلاحیں' تالیف کی ہے جس میں الہ اور عبادت اور دین کو قرآن کی بنیادی اصطلاحیں قرار دیتے ہوئے ان کا ایک اور بنیادی مفہوم پیش فرمایا ہے۔ فقیر کا ارادہ ہے کہ قرآن کی بنیادی تفسیر کرتے ہوئے مودودی صاحب نے تحریف قرآنی کے بھی عقیدہ کی بنیاد رکھ دی ہے۔ حضور شیخ الاسلام کے مندرجہ بالا بیانیہ کتابوں کے اندر پیش کردہ اعلیٰ معیار تحقیق 'شرح و تفسیر' کا اچھوتا اور ولی پڑا انداز اور مطمئن کردہ نئے نئے طریق استدلال سے جہاں حضرت مصطفیٰ کے کمال علم اسلامی علوم کے مختلف شعبوں پر وسیع تحقیق نظر اور سطح سے کامل طور پر علمی و اعتقادی دانش کی گواہی ملتا ہے وہیں مودودی صاحب کی اصل حقیقت سے کلام ابھرتی ہے اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ منصف صاحبین اور ائمہ مجتہدین نے یہ سب کچھ اختیار کرنے والا انسان خود علمی اعتبار سے کتنا کوتاہ قدر ہے۔

شیعوں کے گیارہ اعتراضات : صاحب فیہ القرآن حضرت علامہ محمد کرم شاہ اذہری علیہ الرحمہ نے روانہ کی طرف سے اٹھائے گئے گیارہ سوالات کا تحقیقی و اقراعی جواب دیا ہے۔ 'معیاریات' پر ایک مطبوعاتی کتاب۔

علی مرتضیٰ اور خلفائے راشدین : حضرت محمد کرم شاہ اذہری علیہ الرحمہ نے اسلام کے تمام سیاست پر بحث کی ہے۔ کتاب میں ایسے واقعات بھی ہیں جن سے عارف ظاہر ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلفائے ثلاثہ کے ساتھ باہمی مشیر اور اُن کی مجلس مشاورت کے رکن رہتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ کو اہل علی سے ایسے نمونے بھی ملیں گے جن سے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دل میں غایت احترام و عقیدت کا پتہ چلے گا۔

امام حسین اور یزید : حضرت محمد کرم شاہ اذہری علیہ الرحمہ کے قلم کا شاہکار۔۔۔ حامیان یزید کے ماننے یزید کا حقیقی چہرہ ہے تب کر دیا گیا ہے۔ یزید کی ہمت کے خلاف مبارک کلمی جہاد۔

خطیب طہ مولا سید خواجہ معزالہ بن اشرفی کی تصانیف

عورتوں کی نماز: نو عین اسلام کے لئے اصول تہذیبیہ۔۔۔ قازان کے خصوصی مسائل کا مجموعہ۔

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت دونوں جنس کو جسمانی طور پر اس طرح الگ الگ پیدا فرمایا کہ ان کے تکلیفی حکام میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے لہذا یہ کہنا کہ مرد اور عورت میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں ہے یہ خواہ غلطی کے خلاف بغاوت ہے اس لئے کہ یہ تو آنکھوں سے نظر آ رہا ہے کہ مرد و عورت میں نمایاں فرق ہے۔ لباس، بال اور وضع کلیہ میں یکسانیت پیدا کر لینے سے جسمانی حکام کا فرق ختم نہیں ہو جاتا۔ دونوں کی آواز میں کھلے فرق پایا جاتا ہے۔ جسمانی فرق کی وجہ سے کھڑے ہوئے، لیٹے اور بیٹھے کو انداز بھی مختلف ہو جاتا ہے۔ قازان کے نو عین اسلام کے لئے عورتوں کے لئے نماز اور ذکر کے کا طریقہ بھی مردوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کتاب میں لکھا ہے کہ مسلمان انداز میں نماز کا طریقہ اور مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کو اپنی نظر ازیت کی وجہ سے بغداد پاک میں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

صحیح طریقہ غسل: طہارت کے بغیر اسلامی شریعت میں کوئی عبادت قابل قبول نہیں

طہارت نصف ایمان ہے۔۔۔ طہارت اسلامی عبادات کا پہلا درجہ ہے دنیا کے حکام مذاہب اسلام کے جامع حکام طہارت کی مثال پیش کرنے سے جو سرچین و حکام طہارت (استحباب، وضو، تنجیم، پانی کے اقسام، وضو، ابھارت کے اقسام، غسل کی نعمتیں اور قریشیت کے اسباب، بیض و فاس اور استحاضہ) سے متعلق تقریباً ایک ہزار مسائل کا مندرجہ موجود کتاب میں طہارت و غسل سے متعلق صحیحہ و جدید مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے

ملک انظر براجہ محمد علی انصاری اشرفی کی تصانیف

شیطان و وساوس کا قرآنی علاج: شیطان کے بارے میں حکم قرآنی، دوسرا یہ ہے کہ اور کہاں سے ڈالا جاتا ہے؟ تحفہ شیطان کا زیر اور تیروں میں سے ہے غسل نماز میں پیشاب کرنے سے وسوسوں کی باری ہوتی ہے، احتیاج کے مواقع میں شیطان کا حاضر رہنا، رکعت نماز کی کھجی میں شیطان کی تسبیح اور آس کا علاج، عورت خنزیر شیطان کی مددگار، بتائی کے وقت شیطان کا ہینہ میں نہیں جاتا ہے، خنزیر چھینک اور بتائی شیطان کے اثر سے ہے، شیطان و وساوس سے بچنے کا حکم و سادہ میں حضور ﷺ کی احادیث، بڑی، بھوت، بوجھنے اور آسب اور گرنے کے قریب و نکاح

ملک انگریزوں کا حصہ بن گئی انصاری شہر فی کی تعاقب

حصولِ قرب الہی اور روحانی ترقی کے لیے سب سے بہتر طریقہ و نظام

شرح اسماء الحسنی (از روحانی عارف مع و عالم)

اللہ تعالیٰ کے صفات و احوال بہت ہیں اس لئے اُس کے نام بھی بہت ہیں نیز اس کے بندوں کی حاجتیں بھی بہت ہیں کہ بندہ جو حاجت لے کر آئے اسی نام سے آئے پکارے۔ پکار پکارے۔ یا شافی الامراض۔ گہک پکارے۔ یا غفار۔ یا کفار۔ یا ستار وغیرہ۔ دعا کی قیادت کے لئے اپنا حقائق اور ضرورتوں کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ ناموں سے دُعا مانگے۔ یہی سب سے بڑی عبادت ہے اور امید ہے کہ اسی وسیلے سے اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائے گا۔ مشفق کتاب۔

اسمِ معظمہ کی فضیلت۔ و عقیقت یہ کہ یہ۔ اسمائے حسنیٰ باری تعالیٰ عزوجل میں مرغِ خضر اور نورِ قرنیٰ اور توحید کے فعلِ کامل و برکات۔ دُعا کے پیلہ دُعا کے جامات جن بابت بھگتے سے اور تائب اور کرنے کا کبریاں۔ درودِ حاج۔ دُعا کف الاحوال و التوجہ الی اللہ۔ شیطانِ اثرات اور مومنوں سے محفوظ رہنے کا تیل۔ توبہ و استغفار کے نور اثرات شیطان سے حفاظت۔ سلامات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مفسر اور تفسیر کا نام مبارک بھی آپ کے ہر حرف کی طرف منجھوا اور یہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے حضور ﷺ کا نام رب تعالیٰ نے تھوہق کی پیدائش سے پہلے رکھ دیا کہ آدم علیہ السلام نے یہ نام عرض کی بندگی پر لکھا یا نوح علیہ السلام کی کشتی کی ناک پر کہتے رہے۔ یعنی علیہ السلام نے اپنے نامے میں فرمایا **السمیۃ الحمد**۔ (تبیہ و کرامت کے حضور ﷺ کے نام کی فضیلت سے دعا کرتے ہیں۔) ”حم“ و ”جس“ کی تشریف کے بعد تشریف اور توحیف پر توحیف ہوتی رہے جس کی تشریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ تشریف ”نوی“ اور کمال کی ہوتی ہے حضور ﷺ کی ذات تو حسنت کا منبع و مرکز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی ابتداء بھی اپنی حمد سے کی اس لئے کہ اس بار حمد سے ہم رہتا ہے اس بار حمد سے احمد بنتا ہے اس بار حمد سے حامد رہتا ہے اس لئے کہ حمد سے خود بنتا ہے تاکہ جب کوئی **الحمد لله رب العالمین** کہے تو حمد سے حامد بنتا بھی آجائے گا گو کہ کرنے سے معراج انسانی کی ابتداء و بار نام محمد پر اس کی تشکیل ہو۔